الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ

کیا ایمان والوں کے واسطے وہ وقت نہیں آیا کہ اُنکے دل خدا سے ڈریں اسکی یاد میں جھک جائیں

حیات ابدی کے طالب ہوشیار ہو جاؤ یہ وقت فتنہ کا ہے کسی وقت شیطان اپنے تئیں مہدی اور مسیح مشہور کریگا

ہمارے پیارے ہادیان امت تمہارے دستگیری کو موجود ہیں اُن کی سنو اور جلد دامن گیر ہو

میری سنو جو بگوش نصیحت مرد شنو

مختصر کیفیت مناظرہ مرزائیان

مسمّٰی بہ

# اظہار حق

جس کو واقعات صحیح اور مشاہدات بدیہیہ کے طور پر محض واقفیت کے لیے لکھ کر شائع کیا جاتا ہے

حسب فرمائش انجمن معین الاسلام مونگیر

مرتبہ خیر خواہان مسلمانان محمد عبدالرحمن عفی عنہ قادری مجددی مقامی مونگیر ۱۳۲۹ جمادی الثانی

قد طبع فی مطبع النامی ظفر کوثر بلدۃ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مونگیر مین مرزائیون کی حالت اور انکے مناظرہ کی کیفیت
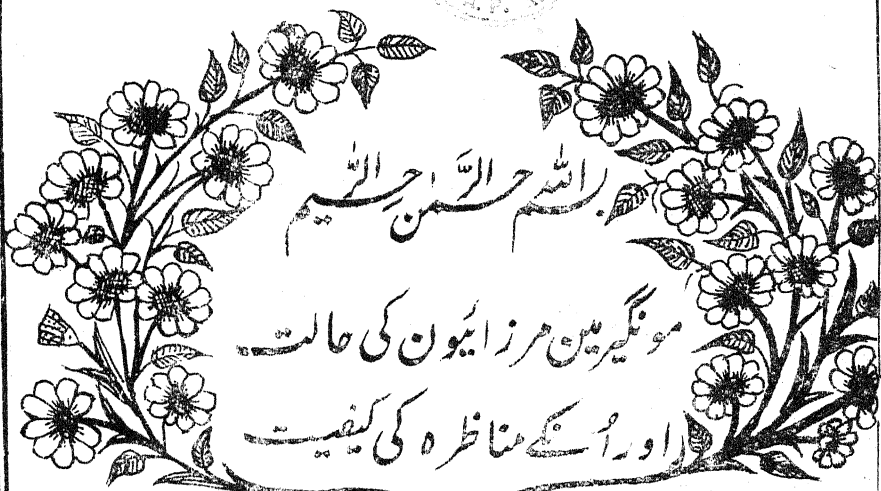
صوبۂ بہار کے شہرون مین سے صرف مونگیر اور بھاگلپور مین کچھ مرزائی پائے جاتے ہین مگر حسب دستور عادت قدیمہ جدید فرقہ مین جوش و خروش زیادہ ہوتا ہی نہین بھی ہے۔ انکی ابتدا بعض سادہ لوح اہل علم سے ہوئی جنکی طبیعت مین جدت پسندی اور کم علمی اور نقصان فہم کے ساتھ دینداری کا بیجا جوش اور امام وقت کی تلاش تھی۔ اس نواح کے اہل علم نے پہلے تو انھین لا شئے اور کم حقیقت خیال کر کی ان کی طرف توجہ نہ کی پھر اُس پر مزید یہ دیکھا کہ نہایت غیر مہذب گروہ ہے جن کی صورت سے سیرت سے ہر بات سے دیندار مسلمان نفرت کرتا ہے اور جو ناواقف اُنکی صورت دیکھتا ہے وہ انھین مسلمان نہین سمجھ سکتا مگر اُسی کو جو پہلے سے کچھ دینداری کی حالت مین تھا۔ ذی علم یہ بھی جانتے ہین کہ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہے اللہ تعالیٰ نے جنھین نور فراست عنایت کیا ہے وہ فقط چہرہ دیکھکر اس کی اندرونی حالت کو معلوم کر لیتے ہین۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مجلس مین ایک شخص آیا وہ راستہ مین ایک نامحرم عورت کو بدنگاہ سے دیکھتا ہوا آیا تھا جب وہ شخص آکر بیٹھ گیا تو حضرت عثمان رضؓ نے

فرمایا کہ لوگون کا کیا حال ہے کہ ہماری مجلس مین آتے ہین اور انکی نگاہون سے زنا ٹپکتا ہے" وہ شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ حضرت کیا آپ کو الہام ہوا حضرت ممدوح نے فرمایا کہ یہ الہام نہین ہے بلکہ مومن کی فراست ہے اور یہ حدیث پڑھی اِتّقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے مسلمان کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ناظرین غور کرین کہ کیسی بھاری بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمائی اور اُس شخص کی صورت دور سے دیکھکر اُس کی واقعی کیفیت کو بیان فرما دیا مگر اُسے بھی الہام یا وحی نہین فرمایا کیونکہ آپ صاحب وحی کے صحبت یافتہ تھے الہام کی کیفیت سے واقف تھے الہام اور فراست کے فرق سے آگاہ تھے اسلیئے انکار کیا مرزا صاحب تو شیطانی خطرات اور اُن گمانات کو جو اُنکے دلی تمنا کی وجہ سے قوت واہمہ اُنکے دلمین جما دیتی ہے بڑے زور سے الہام کہتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ اُنکے الہامات اور پیشین گوئیان غلط ہوئین مگر افسوس ہے کہ اُن کے ماننے والے ایسے اندھے ہو گئے ہین کہ علانیہ اُنکی غلطیون کو بھی نہین دیکھتے اور اگر دیکھا بھی تو ایسی تاویلین کرتے ہین کہ حیرت ہوتی ہے کوئی ذی عقل تو ایسی بے عقلی کی باتین نہین کرسکتا - اسکی وجہ بجز اِسکے اور کچھ سمجھ مین نہین آتی کہ اِس وقت مین اسم قدوس کی صفت ضلال کا دورہ ہے انواع و اقسام سے اُسکے غلبے کا ظہور ہو رہا ہے اور عالمگیر گمراہی کی ظلمتون نے لوگون کے دلون کو گھیر لیا ہے انوار ہدایت اُن کی نظرون سے پوشیدہ ہو گئے ہین اب وہ ظلمت ہی اُنہین پسند آگئی ہے -

مرزائیون نے جب علمائ اسلام کو خاموش دیکھا تو اپنے امام کی روش پر چلے اور علمائ اسلام اور بزرگان دین سے مناظرہ اور مقابلہ کا اعلان دینا شروع کر دیا۔ بعض بزرگون کو خیال ہوا کہ یہ شیطانی گروہ ترقی کر رہا ہے اور عوام مسلمانون کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور بعض کو گمراہ کر دیا ایسا نہو کہ قیامت مین اسکی بازپرس ہو

کہ تمھارے روبرو ایسی گمراہی پھیل رہی تھی اور تم نے اس طرف توجہ نہ کی اسلیئے
اُنکی توجہ اس طرف ہوئی۔

**سب سے اوّل** دو اشتہار مونگیر مین شائع ہوئے ایک ایک ورق کے پہلے
اشتہار مین ایک خط چھپا تھا جو مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
کو لکھا ہے جس سے ہر شخص بخوبی یقین کر سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے
مین بالکل جھوٹے تھے اور یہ **فیصلہ معمولی اور قیاسی نہین ہے** بلکہ اقراری
ڈگری ہے مگر ایسی صاف اور سچی بات پر بھی اُنھون نے نظر نہ کی اور اُسکے جواب مین
دو جز سیاہ کر دیئے اور ایسی باتین لکھدین جنھین جواب سے تعلق نہ تھا مگر نہایت
تھوڑے سے بیان کو جو درحقیقت محض غلط ہے **ثنائی چکر** اسکا نام ہے پھر بعض
قادیانی واعظ دلی وغیرہ سے آئے اور جلسہ ان کا رہا اور مناظرہ اور مقابلہ کا دعوی
زور کے ساتھ ہوتا رہا اور اُسی وقت مولوی حکیم محمد یعسوب صاحب نے ایک اعلان مونگیر
مین چھپوایا جس کا عنوان یہ تھا **مسیح قادیانی کا فیصلہ** اس اعلان مین مذکورہ خط کے
وہ جملے لکھکر اُن کی تشریح کی گئی ہے جس سے اُن کا جھوٹا ہونا اُنکے اقرار کے بموجب نہایت
ظاہر ہے اس اعلان مین نہایت خوبی سے اُس مضمون کا جواب بھی دیا گیا ہے جو ثنائی
چکر مین مذکورہ خط کے جواب سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ اعلان خاص مرزائیون کی مجلس
مین مرزائیون کے ہاتھون مین دیا گیا مگر اسوقت تک انھون نے کچھ جواب نہین
دیا اور نہ اسکا کچھ جواب ہو سکتا ہے **اقراری ڈگری** کیونکر منسوخ ہو سکتی ہے۔
ایک جملہ اُس خط کا یہ ہے۔ مرزا صاحب مولوی صاحب کو لکھتے ہین (**اگر مین کذاب
ومفتری ہون تو مین آپ کی زندگی ہی مین ہلاک ہو جاؤنگا**) مسلمانو! اسے
دیکھو کہ کون ہلاک ہو گیا کیا کسی پر پوشیدہ ہے کہ تین برس ہوئے کہ مرزا صاحب ہلاک
ہو کر خدا جانے کہان پہونچے اور **مولوی ثناء اللہ صاحب** ماشاء اللہ ابتک

موجود ہین اور اُن کی بیخ کنی کر رہے ہین۔

**پھر اب** مرزا صاحب کے مفتری اور کذاب ہونے مین کیا تامل ہے۔

مگر حیرت ہے کہ حضرات مرزائی ایسی بدیہی باتون پر بھی نظر نہین کرتے اس قسم کی بہت سی باتین تھین جن سے خود مرزا صاحب کی زبان سے فیصلہ ہوجاتا ہے۔ مگر نہ ماننے کا کوئی علاج نہین ہے۔ مولوی صاحب ممدوح نے کئی رسالے مرزا صاحب کے دعوے کے ابطال مین لکھے ہین اور مرزا صاحب کی حیات مین وہ شایع ہوئے ہین اور اسوقت تک کسی نے اُنکا جواب نہین دیا مگر مدت سے مناظرہ کا اعلان ہورہا ہے۔ یہ کیا بات ہے مرزائیو خدا سے ڈرو اور اپنے جانون پر ظلم نکرو سخت گمراہی مین پڑی ہو۔ مین نہایت خیر خواہی سے کہتا ہون کہ مرزا صاحب بہکے ہوے تھے اُن کے دعوے کے غلط ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہے۔

اسکے بعد فاضل بہاری جناب مولانا ابو الخیر عبد الوہاب صاحب تشریف لائے آپ سے کئی برس سے مناظرہ کی چھیڑ چھاڑ تھی اس مرتبہ مولانا اس کام کے لیے تیار ہوکر آئے اور مرزائی انجمن کے سکرٹری حکیم خلیل مونگیری سے گفتگو کی اور مناظرہ کی شرائط طے کرکے ۲ جون کو مناظرہ قرار دیا چونکہ اس تاریخ کو پندرہ بیس روز کا عرصہ تھا اس لیے مولانا بضرورت کہین تشریف لیگئے۔ اس کے بعد او حد زمن مولانا حکیم سید مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا مونگیر مین تشریف فرما ہوئے اور اپنے پر اثر مواعظ سے مسلمانون کے دلون کو ہلا دیا اور ہرطرف سے سبحان اللہ اور آفرین کی صدائین آنے لگین اور نور حقانیت کی چمک اُنکے دلون پر بھی پڑنے لگی جو گمراہی کی ظلمت سے آلودہ ہوچلے تھے۔ آپ ہی کے وعظ کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہان اہل سنت کی ایک انجمن مرزائیون کی فہمایش کے لیے قائم ہوئی۔ جناب سید شاہ سمی احمد صاحب گدی نشین خانقاہ مولانگر اُسکے صدر انجمن اور مولوی حکیم محمد یعسوب صاحب اُسکے سکریٹری

قرار پائے اور نائب صدر انجمن کئی صاحب ہوئے بعض علما بھاگلپور بھیجے گئے تاکہ وہان کے لوگون کو آگاہ کرین۔ اس مہلت کے ایام مین مرزائی جماعت کے صدر انجمن مولوی عبدالماجد صاحب نے بھاگلپور مین یہ شہرت دیدی کہ مولوی عبدالوہاب صاحب بھاگ گئے اب مناظرہ نہوگا۔ یہ حالت اُسوقت معلوم ہوئی جب بھاگلپور کے بہت سے مسلمان مناظرہ مین آئے اور بیان کیا کہ ہمین تو مولوی عبدالماجد صاحب نے یہ کہکر روک دیا تھا کہ مناظرہ نہوگا۔ اب ناظرین ملاحظہ کرین صدر انجمن ہین اور مولانا کے خطاب سے اُس جماعت مین پکارے جاتے ہین اور ایسا علانیہ جھوٹ بولکر لوگون کو بہکاتے ہین یہان سے اُن کی دینداری اور حقانیت کا پتہ لگتا ہی پھر اس جماعت کے سکریٹری حکیم جمیل نے ایک اشتہار شایع کیا جسکا عنوان یہ تہا کہ مولانا عبدالوہاب نے حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے سے گریز کیا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہی۔ مولانا نے اس بحث سے گریز ہرگز نہین کیا بلکہ یہ کہا تھا کہ "مرزا صاحب کے دعوی کو حضرت مسیح کی ممات سے کوئی تعلق نہین ہی فرضی طور پر اگر حضرت مسیح کا مرنا مان بھی لیا جائے تو بھی مرزا صاحب کا مسیح اور مہدی ہونا ثابت نہین ہو سکتا" اسی اشتہار مین یہ بھی لکھا ہی کہ "امام بخاری رح امام مالک رح حضرت محی الدین ابن عربی علامہ ابن حجر عسقلانی حضرت مسیح کے مرجانیکے قایل ہین حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے مسلمانو! خوب جان لو کہ امت محمدیہ مین کوئی اسکا قایل نہین ہی کہ حضرت مسیح مرگئے اور کشمیر مین اُنکی قبر ہی آخر زمانہ مین وہ نہین آئینگے اُن کا کوئی مثیل آئیگا مشتہر یعنے جماعت مرزائیان کا پہلا جھوٹ تو ایسا ہی کہ اُس سے وہی حضرات واقف ہین جو اُسوقت موجود تھے مگر یہ جھوٹ تو ایسا ہے کہ ہر ذی علم اسے معلوم کرسکتا ہے۔

اب برادران اسلام غور فرمائین کہ جس جماعت کے صدر انجمن اور اُس کے سکریٹری علانیہ سچائی سے دور رہین اور ایسا جھوٹ اختیار کرین جو چھپ نہ سکے تو اُس

جماعت کی کیا حالت ہوگی اس سہرے جھوٹون کے بعد بھی اس جماعت کے ایسے ایسے جھوٹ نکلے کہ حیرت ہوگی جن باتون کو مجمع مین ہزارون نے دیکھا اُسکے خلاف کہہ رہے ہین اور لکھہ رہے ہین اور اپنے خلیفہ صاحب کو اطلاع دے رہے ہین نعوذ باللہ تعالیٰ

ہمارے بھائی مسلمان بڑے تعجب اور حیرت سے اُن کی دروغ گوئیون کی نقل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دینی مناظرہ مین تو کوئی مسلمان ایسا نہین کرسکتا اسمین توکچھہ خفیہ راز معلوم ہوتا ہے کسی طرف سے انھین کچھ ملتا ہی اور اس شر و فساد کے لیئے یہ حضرات متعین ہین۔ اس مین شبہہ نہین کہ مرزائیون کی حالت سے اور مرزا صاحب کے دعوون سے اس خیال کی پوری تائید ہوتی ہے اور دور اندیش حضرات اسے خوب سمجھتے ہین

اسی فرصت کے زمانہ مین اور بھی علماء جابجا سے آئے اور مختلف مقامات پر وعظ ہونے لگے نہایت زور کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ جس مرزائی کو ہم سے دریافت کرنا ہو دریافت کرے مگر کوئی صاحب سامنے نہین آئے۔ اور یون اشتہار ونمین مناظرہ کا دعویٰ ہو رہا ہی

اسی عرصہ مین انجمن اہلسنت نے جدید جماعت کی خیر خواہی کی غرض سے دو تحریرین شایع کین ان دونون تحریرونمین ایسے بدیہی طریقے سے ثابت کردیا ہی کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین ایسے جھوٹے تھے کہ کسی فہمیدہ خدا ترس کو انکار کی گنجایش نہین ہے اب انھین وہی سچا کہہ سکتا ہے جو باوجود آنکھین ہونے کے نہین دیکھتا اور کان موجود ہین مگر نہین سنتا اور اُن کی شان مین اس ارشاد خداوندی کا ظہور ہی ختم اللہ علی قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذابٌ عظیم مذکورہ تحریرونمین ایک کا عنوان تو وہی ہے جو پہلے گذرا یعنے مسیح قادیانی کا فیصلہ اور دوسرے کا عنوان یہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کا فیصلہ ان دونون تحریرون مین مرزا صاحب کے باب مین آسمانی فیصلہ دکھایا ہی اور مرزا صاحب کے اقوال نقل کیئے ہین جن سے آفتاب کی طرح روشن ہوجاتا ہی کہ مرزا صاحب اپنے اقرار کے بموجب کاذب ہین اب اُنکی مسیحیت اور نبوت ثابت کرنا

سخت نادانی ہے اور اس قبیل کا ایک اقرار نہین ہی بلکہ متعدد اقرار ہین اور بہت زور کے اقرار ہین۔

اُن اقرارون کے سوا اُن تحریرو نمین مرزا صاحب کی **منکوحۂ آسمانی** کا بھی کچھ ذکر ہے جس سے سمجھنے والے سمجھ سکتے ہین کہ جس قدر تعلق مرزا صاحب کو ایک معمولی عورت سے ہوا وہ کسی اہل اللہ کو دنیا کی کسی چیز سے نہین ہوسکتا اور حضرت مسیح کی تو بڑی شان ہی۔ اس مین غور کرنے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ایک لڑکی سے نکاح کرنا چاہا اُس کے والدین کو پیام دیا اُنھون نے سخت انکار کیا اور اُن کے عزیزون نے بہت کچھ بُرا بھلا کہا اور دوسرے شخص سے اُسکا نکاح کردیا مگر مرزا صاحب مرتے دم تک اُس کا پیچھا نہین چھوڑا اس تمنا مین رہی کہ اُسکا شوہر مرے اور پھر **یہ کسی طرح** میرے نکاح مین آوے مگر یہ حسرت مرزا صاحب اپنی قبر مین لے گئے اور وہ نکاح مین نہ آئی۔ مسلمانون ذرا غور تو کرو کہ **نبی** کی یہ شان ہوسکتی ہی۔ مرزا صاحب اپنی تئین ظلی نبی کہتے ہین یعنی سیّد المرسلین خاتم النبیین کا اپنے آپکو ظل کہتے ہین **نعوذ باللہ** اہل علم جانتے ہین کہ ایک عورت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرنا چاہا اُس نے نادانی سے نکاح کے وقت **اعوذ باللہ منک** کہدیا یعنی مین اللہ سے پناہ مانگتی ہون **آپ کی ذات سے**۔ یہ سنتے ہی آپ علیحدہ ہوگئے اور پھر اُس سے نکاح نہین کیا۔ **یہان** اُس ذات مقدس کے **ظلیت** کا دعویٰ ہی اور باتین وہ ہو رہی ہین جو کسی **غیرتمند** شریف سے بھی نہین ہوسکتین اور **ولایت ونبوت** کی تو بڑی شان ہی پہلی تحریر مولوی حکیم محمد یعسوب کی ہے اور دوسری تحریر ابن شیر خدا مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب کی ہی نہایت مدلل اور پرزور تحریر ہے۔ چونکہ مناظرہ مین سب سے اول یہ امر قرار پایا تھا کہ مرزائی مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کرین اس لیے جناب مولانا ممدوح نے یہ چاہا کہ اس **مناظرہ** کا فیصلہ خود مرزا صاحب کے **قلم سے**

جو لکھا گیا ہے اُسی کو پبلک پر ظاہر کر دیا جائے کہ مسلمانون کو زیادہ غور اور فکر کی حاجت نہ ہے اس تحریر کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ناظرین دونون تحریرون کو ضرور دیکھین۔ مین نہایت زور کے ساتھ کہتا ہون کہ جو انصاف پسند صرف ان دو تحریرون کو غور سے دیکھ لیگا وہ یقین کر لیگا کہ مرزا غلام احمد صاحب نہ امام وقت ہین نہ مجدّد ہین نہ نبی ہین بلکہ اپنے اقرار کے بموجب وہ جھوٹے کذاب مفتری ہین۔

مذکورہ تحریرین کچھ قبل مناظرہ کے اور باقی عین جلسہ مناظرہ مین شایع ہوئین اور اتفاق سے تیسری تحریر شنائی چکر کے جواب مین دو جزکی اُسی روز طبع ہوکر پہونچی جسکا نام تحفہ مرزائیہ اور عنوان مین دعا رمرزا ہے یہ جواب بھی لایق دید ہے مولوی شیخ فرید الحسن صاحب اسکے مؤلف ہین یہ جواب بھی جلسہ مین خوب تقسیم ہوا۔ ان تحریرون کی جواب مین لب نہین کھلتا اور جھوٹ سے بھرے ہوے اشتہار فضول شایع ہو رہے ہین اور ایسے افعال پر اپنے آپ کو مامور سمجھتے ہین۔ ع باین خواری امید ملک داری۔ ایک اعلان اور بھی اُنھین تحریرات کے ہمراہ شایع ہوا جسکا عنوان یہ ہے۔ فرقہ قادیانی کا شرایط مناظرہ سے گریز اور اپنی توبہ سے انکار) بطور نمونہ چند جملے اس اعلان کے نقل کیئے جاتے ہین مع کچھ شرح کے۔ معزز ناظرین قادیانی فرقہ کا ہمیشہ سے یہ دستور رہی کہ مناظرہ اور مباہلہ کے لیے خالی میدان مین گیدڑ بھبکیان دکھاتے ہین مگر جب کھلے میدان مین کسی شیر کی صورت نظر آگئی تو سواے فرار کے کبھی قرار نہین دیکھا کبھی تو گھر سے باہر ہی نہ نکلے اور اگر تشریف بھی لے گئے تو کبھی ایسی فضول شرائط لگائی کہ کسی عذر سے مقابل منظور نہ کر سکے جیسے دہلی مین مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے مقابلہ مین کیا اور کبھی کچھ حیلہ کرکے ٹل گئے اور چونکہ وحی اور الہام اُن کے گھر کی بنائی ہوئی بات تھی اس لیے جھٹ سے الہام بیان کر دیا کہ ہمین ممانعت ہوگئی چنانچہ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلہ مین ایسا ہی ہوا۔ اسی عادت جاریہ کے مطابق مونگیر مین بھی مرزائیون نے اپنی بزدلی سے کام لیا یعنی اوّل تو

مناظرہ کے شرایط طے کرکے دستخط کئے پہر وہ شرائط اُن کے صدر انجمن کے پاس گئے اور خلیفہ صاحب کے پاس قادیان تک بھیجے گئے غالباً اٹھارہ ۱۸ اونیس ۱۹ روز تک ان مین کچھ کلام نہین ہوا۔ مناظرہ کے ایک روز پہلے یا اُسی شب کو جسکے صبح کو مناظرہ ہوا حکیم خلیل احمد وغیرہ نے یہ کہا کہ ایک شرط ہمارے مذہب کے خلاف ہے اُسے خارج کردیا جائے یعنی یہ جو شرط کی گئی ہے کہ جو مغلوب ہو جائے وہ اپنے مذہب سے توبہ کرے اسے ہم نہ مانینگے۔ اسکا مطلب یہی ہوا کہ کوئی شخص کیسا ہی اظہار حق کرے اور ہمارے دلائل کی غلطیون کو ثابت کرکے دکہادے مگر ہم نہ مانینگے غرضکہ مناظرہ کا نتیجہ ان کے حق مین سوائے دردسری اور بک بک کے اور کچھ نہوگا سچ ہے ع

مین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے

مگر ہمارے علما کو مناظرہ کرکے اُنکی غلط فہمی اُن کا جہل مرکب ظاہر کرنا عوام پر مقصود تھا اس لیے اسے بھی منظور کرلیا۔ مناظرہ مین یہ بھی شرط تھی کہ اُن کے صدر انجمن مولوی عبدالماجد صاحب یا اُن کے بیٹے مناظرہ کرین گے اُسی وقت مولوی صاحب نے اس سے انکار کیا اور صاف کہدیا کہ مین مناظرہ نہین کرسکتا بڑی بھاری شکست تو اُن کی اُسی وقت ہو گئی تھی۔ کیون صاحب کیون نہین کرتے عالم مشہور ہین واعظ خوش بیان کہلاتے ہین مدتون سے اس مذہب جدید کی حالت سے واقف ہین اس انکار کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی بجز اس کے کہ اس نواح مین مولوی مشہور ہین جماعت مرزائی کے صدر انجمن ہین اگر ہار گئے تو بڑی رسوائی ہوگی اور شاید خلیفہ قادیانی کا عتاب ہو اور کچھ مالی نقصان پہونچے۔

وہ خط بھی لایق ملاحظہ ہے جو انجمن اہل سنت کے صدر انجمن نے جماعت احمدیہ مرزائیہ کو قبل شروع مناظرہ لکھا تھا۔ اور وہ ذیل مین بجنسہٖ بہمہ ملاحظہ ناظرین نقل کیا جاتا ہے۔

باسمہٖ تعالےٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً

بعد ما ہو المسنون - بخدمات حضرات علماے کرام جماعت احمدیہ - بکمال ادب
عرض ہی کہ گو تہذیب اور شایستگی ہمیشہ ملحوظ خاطر خواص ہے - مگر حضرت مولانا مولوی
حکیم سید محمد مرتضےٰ حسن صاحب دامت نصرتہم کی شب گذشتہ کی تقریر نے تو دلونپر
وہ اثر کیا ہے کہ خواص سے گذر کر عوام کا بھی رنگ بدلا ہوا ہے - تمام لوگ انشاء اللہ
تعالیٰ آپ حضرات کا ویسا ہی اکرام کرنے کو موجود ہین جیسا اپنے علماے کرام کا۔ اختلاف
مسائل بجاے خود ہے لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ اسوقت آپ احمدیہ فرقہ کے
معزز مہمان ہین ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُن سے زیادہ آپ کی خدمت گذاری کے لیئے
حاضر ہین -

عرض یہ ہے کہ جو کچھ حسب لیاقت اپنے حیثیت کے موافق اُن حضرات کے لیے
اسباب آسایش مہیا کیے ہین اُن سے پہلے خدام والا کے لیے بھی حاضر ہین ع گر قبول
افتد زہے عز و شرف - جو کچھ ساگ ستو ہو سکے گا بلا فرق پیش کیا جائے گا - تا قیام
مناظرہ اگر اس معمولی دعوت کو قبول فرمایا جاے تو زہے اجابت وزہے سعادت -

حضرت مولانا اولانا جناب مولوی عبدالوہاب صاحب فخر العلماء و جناب فاضل عبدالماجد
صاحب یا اُن کے صاحبزادے کے ساتھ جو مناظرہ بشرایط معلومہ قرار پایا ہے وہ بجاے
باقی ہی - اس تحریر کو نہ اس سے کوئی تعلق ہی نہ اسکے متعلق کسی اشتہار احمدیہ کا جواب ہے -
بلکہ اس عریضہ کا مبنیٰ بھی حضرت مولانا موصوف الصدر کی پرتاثیر حقانی تقریر مذکور
ہی ہے - بے شک ہم لوگون کو اس وقت سے بہتر کوئی زمانہ شاید ہی تحقیق کا میسر ہو
نقد را بہ نسیہ گذاشتن اچھا نہین طالب حق کو طرفین کے علماے کرام سے بشرطیکہ
خلوص اور طلب حق مقصود ہو تحقیق کرکے تصفیہ کا بہت اچھا موقع ہے - لہٰذا علمی مسایل
اور اختلافات سے قطع نظر کرکے جن امور کی ہمکو ضرورت ہی وہ ذیل مین درج ہین

مہربانی فرماکر جواب سے آج ہی مشرف فرمایا جاے۔ تاکہ اُسکے بعد اگر کوئی اور امر بھی قابل گذارش ہو تو پیش کرکے تسلی کرلی جائے اور فریقین کے علمائے سے دریافت کرکے طالب حق کو تصفیہ کا آسان موقع ہاتھ آئے۔ گو کتب و رسایل فریقین کے لکھے جاچکے ہین مگر عوام کو اول تو مبسوط کتابون کے شروع سے آخر تک کے دیکھنے کا موقع نہین ملتا۔ پھر صحیح نتیجہ نکالنا دشوار رہوتا ہے لہذا یہ چند امور محض تحقیق حق کی غرض سے دریافت طلب ہین جسکو عوام بھی بخوبی سمجھکر تشفی کرلین۔

(۱) جو لوگ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود۔ مہدی مسعود نبی اللہ۔ رسول اللہ کچھ بھی نہین مانتے وہ لوگ مسلمان ایمان والے ہین یا نہین؟

(۲) اگر مسلمان مؤمن ہین تو جو اُن کو مسلمان مؤمن نہ کہے بلکہ کافر جہنمی کہے۔ آپکے پیچھے نماز کو حرام کہے بحکم ارشاد نبوی وہ خود کافر یا فاسق ہوا یا نہین غرض اس کو جناب مرزا صاحب اور ان کے معتقدین کیا فرماتے ہین؟

(۳) اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو مسیح موعود۔ نبی اللہ۔ رسول اللہ۔ تسلیم نہ کرے بلکہ ان تمام امور کا (باوجودیکہ مرزا صاحب کے حالات اور دعاوی اور دلایل و الہامات اور نشانات اور معجزات مزعومہ سے جن کا مرزا صاحب دعوے فرماتے ہین باخبر ہی) انکار کرے اور مرزا صاحب کو ان دعاوی مین صادق القول نہ سمجھے تو ایسا شخص کافر یا جہنمی ملعون ہو۔ مگر کافر نہو۔ تو دریافت طلب یہ امور ہین۔

(الف) یہ چارون دعوے ایک ہی مرتبے مین ہین یا ان مین کچھ فرق بھی ہے۔؟

(ب) اگر ایک مرتبہ مین ہین تو جناب مرزا صاحب سے پہلے جو لوگ ان مراتب کے مدعی ہوے ہین اور ایک مدت دراز تک کہ بعض کی نوبت ۲۳ سال سے بھی زائد صفحہ ہستی پہ باقی رہی اُن کے منکرین کا بھی یہی حال ہے کہ جن لوگون نے

اُن کی مسیحیت یا مہدویت یا رسالۃ و نبوۃ کو نہین مانا اور اُن کو جھوٹا کہا سب کافر یا جہنمی ملعون خائب خاسر ہوئے۔ اگر اُن کے منکر بھی کافر ہوئے تو اُن پہلے مدعیون کے نسبت مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین کیا خیال رکھتے ہین اُن کو سچا سمجھکر ان کے دعاوی کو تسلیم فرماتے ہین یا انکار کر کے کفر کو تسلیم کرتے ہین۔ اسکی نسبت مرزا صاحب نے کیا تحریر فرمایا ہے اور اُن کا اس امر مین کیا خیال ہو۔ یا یہ حکم جناب مرزا صاحب ہی کے ساتھ مخصوص ہے کہ جو اُنکے دعوے کو تسلیم نکرے وہ کافر یا جہنمی ملعون ہے۔ اگر مرزا صاحب ہی کے منکر خاص کافر یا جہنمی ملعون ہین تو وجہ تخصیص کیا ہو۔ جب ہر مدعی اپنے ساتھ نشانات دلائل رکھتا ہے جسکو وہ مدعی اور اسکے پیرو حق جانتے ہین۔ اور لاکھون کی تعداد نے اُن کو مسیح یا مہدی یا نبی و رسول تسلیم کر لیا ہے ایسا ہین؟

(ج) اور اگر مرزا صاحب کے مسیحیت اور مہدویت اور نبوۃ و رسالۃ کے انکار کے احکام علیحدہ علیحدہ ہین تو اُنکو بیان فرمادیا جاوے کہ ہر ایک کے منکر کا کیا حکم ہے اور وجہ فرق کیا ہے۔؟

(د) اگر کوئی مرزا صاحب کو نبی اور رسول اللہ نہ مانے تو کافر ہوا یا نہین اگر ہوا تو ایسا ہی کافر جیسا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا منکر کافر ہوتا ہے یا کچھ فرق ہے۔ اگر دونون منکر ایک ہی مرتبے کے ہین تو تمام انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے یعنے جس نبی ظلی کا کوئی انکار کرے وہ کافر ہوگیا یا بعض انبیا علیہم السلام کا منکر کافر نہین بھی ہوتا۔ اگر کوئی نبی علیہ السلام ایسے ہین تو انکا اسم گرامی بتایا جاے اور پھر لانفرق بین احد منہم سے وہ کسطرح خارج ہوے بیان فرمایا جائے؟

(ﮦ) مرزا صاحب اگر نبی اللہ اور رسول اللہ ہین اور لانفرق بین احد منہم مین داخل ہین تو اُنکا منکر ضرور کافر ہوگا۔ مگر خاتم النبیین کے تبین سے کیسے خارج ہوئے اور اگر نبی اللہ اور رسول اللہ نہین تو نہ اُنکا تسلیم کرنا ضروری ہو اور نہ ایسے نبی اور

رسول سے بحث ۔غرض اگر شرعی اور قرآنی انبیا مین داخل ہین تب تو خاتم النبیین سے باب نبوۃ بند ہوچکا ورنہ ہر ڈاکیا اور مخبر اور شادی مین حجام خطوط نوید پہونچانے والے پیغمبر اور رسول اور نبی لغوی ہین انسے کسی سلامی بحث کو کیا تعلق ہے۔

(۳) کیا سوائے انبیا علیہم السلام کے اور کسی ولی وغیرہ کو بھی خدا کی جانب سے کسی خاص حکم یا نفس ولایت یا الہام یا کشف وغیرہ کے پہونچانے کا ایسا ہی علم ہوتا ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف یا اور وحیونکا ۔کیا اُن کا تسلیم نکرنیوالا بھی ایسا ہے کافر ہوتا ہے جیسے قرآن شریف یا وحی انبیا علیہم السلام کا ۔

(۴) جناب مرزا صاحب اور جملہ علماے اہل سنت والجماعۃ مین اعتقادیات مین کس کس مسئلہ مین اختلاف ہی اور اُن مین زیادہ اہم کونسا مسئلہ ہے اور اُسکے بڑی قوی دلیل مرزا صاحب کے نزدیک کیا ہے ۔اور اس اختلاف کا کیا اثر پڑتا ہے آیا اُن مسائل کی وجہ سے ایک فریق دوسرے کو کافر ۔یا جھنمی ملعون ۔یا فاسق غرض کیا کہیے گا ۔

(۵) یہ امر مسلم ہے کہ قرآن شریف واحادیث شریفہ مین استعارات مجازات ہین مگر آیا اُن کے لیے وہی قواعد ہین کہ جو علم معانی مین مندرج ہین یا جس لفظ کے جو معنی مجازی جو چاہے لے سکتا ہے ۔ایسی صورت مین قرآن یا حدیث شریف کی کوئی معنی بھی قایم رہ سکتی ہی یا ہر شخص جو چاہے گا وہی کہے گا ۔

(۶) مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسےٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے مرزا صاحب کے دعاوی مذکورہ پر کیا اثر پڑ سکتا ہی اگر کوئی شخص وفات عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام فرض طور پر تسلیم کرے تو کیا فقط اس امر کے تسلیم سے مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا یا مہدی موعود ہونا بھی اللہ رسول اللہ ہونا ثابت ہو جائیگا یا کسی اور دلیل کی بھی ضرورت ہے ۔ہان یہ مسئلہ مسلم ہے کہ اگر حیات اور نزول ثابت ہو تو مرزا صاحب کے دو دعوے قطعاً غلط ہو جائینگے ۔

(۷) وفات عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السّلام کے متعلق جو نہایت قوی دلیل مرزا صاحب نے بیان فرمائی ہو جس سے زیادہ کوئی دلیل قوی نہو یا وہ کسی سے ضعیف نہو اُس کا حوالہ کتاب وصفحہ سے بیان فرمایا جاوے اور اگر ایسے دلایل چند ہون تو اُن کو بھی بقید کتاب وصفحہ متعین فرمایا جاوے۔

(۸) ان امور کے جوابات مین مشغولی مناظرہ کا عذر غالبًا بیجا ہوگا کیونکہ اسوقت آپکا نصب خیال دریافت کرنا ہے دلایل کے واسطے نقط حوالہ کتاب وصفحہ کی ضرورت ہی زیادہ تحریر کی خدام والا کو تکلیف نہین دیجاتی ہی یہ امر کوئی زیادہ دقت نہ دے گا بالخصوص آپ حضرات کا کہ جن کا روز وشب یہی کام ہے امید ہی کہ اس غرض کو لوجہ تعالیٰ قبول فرماکر جواب سے مطلع فرمایا جائے تاکہ اُن مواقع کو دیکھکر علمار سے تشفی کرلی جائے اور فیصلہ اور تصفیہ کا موقع ملے۔

(۹) اور جس کتاب کا حوالہ دیا جاے اگر وہ کتاب ہمارے پاس نہو تو قیمت جمع کر کے اُس کو دیکھنے کے واسطے دیا جائے کتاب والیس کر کے قیمت والپس لی جائیگی اگر یہ بھی صورتین منظور نہون تو امور مذکور بہ ترتیب مجمع عام مین ایک روز موجودگی ہمارے علماء کے آپ تقریر فرمائین اگلے روز اُس مسئلہ پر آپ کی موجودگی مین ہمارے علماء تقریر فرمادین اِس صورت مین بھی بہت آسانی سے حاضرین کو تصفیہ کا موقع مل سکتا ہے حفظ امن کے اپنی جماعت کی طرف سے ہر طرح سے ہم ذمہ دار ہین آپکا جس طرح اطمینان ہو وہ کرنے کے لیئے مستعد ہین۔

۳۱ رمئی سنہ ۱۹۱۱ء روز چہار شنبہ

سمی احمد صدر انجمن اہل سنت وجماعت

# جواب خط مذکور منجانب مرزائیان

۱۳ مئی ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب سید شاہ سمی احمد صاحب

بعد ما وجب علینا لکم - گذارش ہو کہ ہم لوگ آپ کی اُس عنایت کے ممنون و مشکور ہین جسکا اظہار آپ نے اپنے خط مین فرمایا ہے اور ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین - جزاکم اللہ احسن الجزاء

امرِ دعوت کے متعلق گذارش ہو کہ ہم جماعت احمدیہ کے، آپ کے وعدہ کے قبل مدعو ہو چکے ہین - اس امر کے لیے آپ اگر سکرٹری انجمن احمدیہ کو تحریر فرمادین تو اعلیٰ و انسب ہو -

جو سوالات کہ آپ اپنے خط مین تحریر فرماتے ہین اور جن کے جواب کے متعلق ہمین تحریر فرمایا ہے کہ لکھا جاے تاکہ عوام کی تشفی ہو یہ گذارش ہے کہ عوام جن امور مین شک مین واقع ہین اُن کا پیش کرنا تو بڑا عظیم الشان فرض آپ کے بزرگ اور مقتدا علماء کا تھا - ہمین تعجب ہے کہ باوجود عوام کے فحواے طبیعت سے واقف ہونیکے کیونکر وہ امور مناظرہ کے اندر نہین لائے گئے - یہ تو ہمارے فہم مین ایک بڑا فروگذاشت علماء کے فرض منصبی کے متعلق معلوم ہوتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب - تاہم چونکہ ہمارا کام تبلیغ حق ہی اور اپنے وسعت کے مطابق عنایت الٰہیہ سے مدد لیکر جہان تک ممکن ہوتا ہے کلمہ حق کے پہونچانے مین دریغ نہین کرتے ہم بہت خوشی سے تیار ہین کہ اگر آپ چاہین تو امور مبحوث عنہا جو مناظرہ کے اندر ڈالے گئے ہین اُنہین اس طرح پر کچھ ترمیم

فرما دین کہ آپ کے دریافت کردہ مسائل پر بتمام وکمال روشنی پڑے - اگر آپ فریقین کے
تراضی سے اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ایسا کرین تو میری طرف سے اجازت
ہے - اور مین سمجھتا ہون کہ اب بھی وقت ہے - رہ گیا یہ امر کہ مناظرہ کے بعد ایک روز
ہم لوگ اپنے دلایل پیش کرین اور دوسرے روز ہماری موجودگی مین آپ کے علمأ
اپنے اپنے دلائل لائین ، سو یہی امر تو مناظرہ مین ہوگا مناظرہ سوائے اسکے تو اور کچھ نہین
ہوتا کہ فریقین اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہین تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو - باینہمہ
مین اسبات کے لیئے بھی خوشی سے تیار ہون کہ اگر آپ اپنی تشفی چاہتے ہین اور مباحثہ
ہو جانے کے بعد آپ بیان فرما دین کہ آپ کی تشفی نہین ہوئی تو پھر ہم آپ کے لیے یہہ
طریق اختیار کرین گے کہ آپ جب اور جسوقت چاہین ہمارے پاس تشریف لے آئین
اور جن جن امور مین آپ کو شبہہ ہو آپ پیش فرماوین مین اللہ تعالی کی توفیق سے
انشاء اللہ تعالی حتی المقدور آپ کے شبہہ کو دفع کرنے کی کوشش کرونگا -

قد حرر ھذا الکتاب ابو الفتح
محمد عبد القادر الاحمدی
بامر
امیر الوفد مولینا السید محمد سرور شاہ
ایدہ اللہ تعالی من عندہ نصرا عزیزا

**برادران اسلام!** اس خط مین غور فرمائین کہ امیر صاحب* شایستگی کے
عنوان سے مناظرہ مین برہمی پیدا کرنا چاہتے ہین اور ہمارے علمأ کو الزام بھی دینا مد نظر ہے
ذرا خیال کیجیے کہ مناظرہ کے شرایط عرصہ ہوا طے ہو چکے ہین جن امور پر بحث ہوگی
وہ بھی طے ہوگئے کل صبح سے مناظرہ شروع ہوگا آج کہا جاتا ہے کہ مناظرہ سابق مین ایسی ترمیم
کی جائے کہ یہ سوالات اس مین مندرج ہو جائین - بھلا انکی پیچیدہ طبیعت کے لیئے تو یہ امر کہ مناظرہ
بند ہو جائے اور کم سے کم اس بحث سے علیحدہ ہو جائے پورا سبب ہے - ان کے کسی قول

* یعنی امیر الوفد مرزائیان سرور شاہ صاحب پنجابی - [illegible]

وفعل کا اعتبار نہین ہوسکتا ابھی ایک بات کو عام طور پر کہتے ہین اور جب اُسے اختیار کیا
جاتا ہے تو شرطین اور قیدین شروع ہوتی ہین یہان تک کہ دوسرا تنگ ہوجاے اور ان کو
لایق سمجھکر انسے علیحدہ ہوجائے آپ کے مرشد مسیح جدید کی حالت سے
علمأ واقف ہوگئے ہین ان کے دعوون کوا ور اشتہارون کو دیکھا ہے کہ مناظرون مین
جوابون مین کیسی کیسی شرطین لگائی ہین جنھین دیکھکر ہر ایک انصاف پسند یہی کہتا ہے کہ انکو
اظہار حق ہرگز منظور نہین ہے بلکہ یہ چاہتے ہین کہ بلاچون وچرا ہمارے دعوے کو مان لو آپ
انھین کے مرید ہین - یہان بھی مناظرہ مین آپ ہی کی طرف سے یہ قید لگائی گئی کہ تحریری مناظرہ
ہو پھر یہ کہ عربی مین تحریر ہو - یہ صرف اس گھمنڈ پر کہ آپکے کاتب مولوی عبدالقادر مولوی
فاضل کا امتحان دیئے ہوئے ہین یہ عربی لکھینگے ان کا مقابل نہ لکھ سکیگا - اب فرمائیے کہ اظہار
حق کے لیئے ان شرطون کی کون ضرورت تھی اگر آپ عربی ادب کے بڑے قابل سہی پھر کیا
بیروت کے عیسائی اس قدر اس سے ماہر ہین کہ آپ تمام عمر مشق کرین تو بھی اُن کا مقابلہ نہین
کرسکتے الغرض اس لیاقت کو حقانیت اور دینداری سے کیا واسطہ البتہ اہل بیروت
سے واسطہ ہوجائیگا کہ جسطرح وہان کے قدیم مسیحی عربی کے ادیب ہین جدید مسیحی
مین بھی بعض ایسے ہین - اظہار حق کے لیئے عمدہ پہلو یہی تھا کہ مجمع مین آپ مرزا صاحب کے
مسیح ہونے کی اول ایک دلیل قرآن وحدیث سے زبانی پیش کرتے اور کوئی کاتب ذی علم
بیٹھ جاتے آپ کی دلیل کو لکھتے جاتے اُسکے بعد ہماری طرف سے عالم اسکا جواب دیتے
اور لکھنے والے اُسے بھی لکھتے جاتے اس مین اس قید کا ہونا ضرور تھا کہ اتنا تقریر مین
فضول اور بیکار باتین نہون اور اتنی طویل تقریر بھی نہو کہ لوگ پریشان ہوجائین یا دوسرے
جانب کا وقت نرہے جب ایک دلیل پیش کیجاتی اور اگر اس دلیل پر اس طرف سے کوئی
معقول رد ہوتا تو آپ باواز کہہ سکتے تھے کہ ہم نے آپ کے روبرو دلیل پیش کی ہمارے
مقابل اسکا جواب نہین دیتے اور جو کچھ کہہ رہے ہین اُسے آپ بھی بنظر انصاف دیکھئے کہ کیا

جواب ہی مگر یہ کچھ نہین کیا اس لیے کہ نہین کر سکتے نہین کر سکتے۔ مرزا صاحب قلم گھسٹتے گھسٹتے مر گئے مگر اثبات مسیحیت نہو سکا اس وجہ سے مناظرہ مین کبھی اس پہلو کو اختیار ہی نہین کیا۔ جب گفتگو چھڑی تو مسیح کی حیات ممات پر کیونکہ بڑا مسئلہ ہی الفاظ قرآنی مین بحث ہوگی عوام کے سمجھ مین نہ آئے گی اور طول کی وجہ سے اس ایک ہی مسئلہ مین اس قدر دیر ہوگی کہ اصل دعوے کے طرف نوبت ہی نہ آئیگی۔

مونگیری مناظرہ مین حکیم خلیل احمد ہی کی طبیعت مین حق طلبی کا شاید کچھ شائبہ تھا کہ اُنھون نے اسے منظور کر لیا تھا اُسکے بعد جب اُن کے صدر انجمن وغیرہ کو اطلاع ہوئی تو اُن پر خفگی بھی بہت کچھ ہوئی اسی وجہ سے مناظرہ مین ہی زور تھا کہ شرطین نامعقول ہین اس پر مناظرہ نہین ہوسکتا۔ یہ خط بھی اسی کی خبر دے رہا ہے کہ کسی طرح اثبات مسیحیت کی بحث مناظرہ سے علٰحدہ کی جائے اور جو سوالات شاہ سمی احمد صاحب نے کیے ہین۔ وہ داخل ہون۔ مسلمانون ذرا انصاف کرو مناظرہ کا وقت صرف تین گھنٹہ ہی اسکے سوا تمام دن اور رات خالی ہی دوسرے وقت مین انکے سوالون کا جواب دیجیے اِسکے علاوہ اہل علم متعدد ہین بعض کو جواب کے لیے مقرر کیجیے بعض کو مناظرہ کے لیے۔ آپ تو تبلیغ کے مدعی ہین اس طرح کرنا چاہیئے تھا اگر آپ کے یہان کوئی ذی علم معین مناظرہ کے سوا دوسرا شخص نہین ہی تو صاف کہیئے کہ ہمارے پاس دوسرا ذی علم نہین ہی کہ جواب دیسکے اور جو ساظر قرار پائے ہین وہ دوسرے وقت ان سوالون کا جواب نہین دے سکتے اس وجہ سے کہ حواس درست نہون گے یا دوسری وجہ ہی یہ صاف باتین نہین لکھین۔ ایچ پیچ کرکے علماء پر الزام دینا اور مسیحیت کے اثبات سے بھاگنا چاہتے ہین۔

جناب شاہ صاحب سے آپکا یہ کہنا کہ مناظرہ کے بعد آپ آئین اور اپنے شبہات کو پیش کرین مین اسکے دفع کرنے مین کوشش کرون گا چھوٹا مونھہ بڑی بات ہے شاہ صاحب ذی علم ہین۔ سیّد ہین اور دست گرفتہ ہین ایسے مخدوم العالم کے جن کی نشانات

اور بینات واقعیہ آپ کے مرشد مصنوعی اور اتفاقیہ نشانات سے ہزار حصہ زیادہ ہونگے۔
اُنھون نے جو سوالات آپ سے کیئے تھے صرف آپ کے سمجھانے کا ایک طریقہ نکالا تھا
مگر آپ کو تو اپنے نبی کی تعلیم سے اور اُن کی حالت سے آپ کے دل و دماغ کبر و نخوت
اور جہل مرکب سے ایسے خراب ہوگئے ہین کہ کسی حق گو کی حق بات کی طرف آپ توجہ
نہین کر سکتے سچ ہے ؎

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند    در جہل مرکب ابدالدہر بماند

من یضلل اللہ فلا ہادی لہ۔ اگر آپ کو تبلیغ کا دعویٰ ہے تو آپ جواب دیجئے اور خلیفہ
المسیح سے مشورہ کرکے جواب دیجئے پھر آپ کو شاہ صاحب کا حال معلوم ہو جائیگا۔ مذکورہ خط
کے جواب مین عام کے سمجھانے کی غرض سے مین نے کچھ لکھدیا۔ جماعت اہل سنت کی طرف
سے یہ جواب گیا جو ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

بخدمات حضرات علماء احمدیہ بعد ما ہو المسنون۔ جواب کی عجلت کا تو مشکور ہون مگر
چونکہ یہ عجلت اصل مطلب کے جواب سے کوسون دور ہی اسلیئے افسوس کرتا ہون۔ ہماری
دعوت کو سکرٹری انجمن احمدیہ کی اجازت کے بعد قبول فرمانا اسکو بھی ہم شرف اجابتہ
ہی کے مرتبہ مین سمجھتے ہین۔ وہان کا مدعو ہونا تو قبل ہی سے معلوم ہے آپ بھی ان سے دریافت
فرماسکتے تھے۔ نہ ہمارے علمائے سے کوئی امر فروگذاشت ہوا نہ ہمکو اس مناظرہ مین دخل ہی دینے کی
یا ترمیم کرنے کی ضرورت۔ چنانچہ صاف عرض ہی کردیا تھا کہ جو مناظرہ بشرائط معلومہ قرار پایا
ہے وہ بحالہا باقی ہے اس تحریر کو اُس سے کوئی تعلق نہین پھر بھی ہمارے معروضات کو
اِس مناظرہ مین ترمیم شرایط داخل فرمانا عجیب بات ہی۔
چونکہ علماء ربانیان اہلسنت بفضلہ تعالیٰ اسوقت یہان بکثرت موجود ہین اسوجہ سے

یہ مقصود ہے کہ جیسے جناب مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم بعض مسائل مین مناظرہ فرمائین۔ اسی طرح دوسرے مسائل مین اورعلماے کرام بھی لوگون کو تیرہ وتاریک غار سے نکالین اورعوام کو بھی پورے تصفیہ کا موقع ملے کہ واقعی قادیانی گروہ نے ظلمت کی تاریک راہ اختیار کررکھی ہے۔ اہلسنت والجماعۃ ہرطرف سے اُن پر روشنی ڈالنا چاہتے ہین مگر آپ پہلوتہی فرماتے ہین۔ آپ ہمارے سوالات کا جواب مرحمت فرمائین اور ہیر پھیر کی باتون مین وقت ضایع نہ فرمائیے ورنہ عوام کے واسطے بھی فیصلہ احمدیہ جماعت کے فرار عن الحق کا ہوگا۔ اس قدر علماء احمدیہ جماعت کے موجود ہین پھر بھی چند سوالات کے جواب نہین دیئے جاتے اور اُس مناظرہ مین اُن کو شامل کرنے کی درخواست فرماتے ہین سخت تعجب ہے اور عجب حق پوشی۔ وحدہ لاشریک لہ سے معاملہ ہوگا یہ کونسا طرز ہے دور از کار باتون سے کام لیا جائے اور صاف بات کا صاف جواب ندیا جائے۔ اگر صاف جواب کسی مصلحت کے خلاف ہے جس کا اظہار مناسب نہین تو صاف لفظون مین انکار فرمادیجئے فضول باتون سے کیا نفع۔ آپ کے اس جواب کو کوئی شخص جواب نہین کہسکتا۔ بندہ کو اپنے سوالات کا جواب حسب عریضۂ سابقہ تحریری لینا منظور ہے یا مجمع عام مین اور بالفعل نہ بعد مناظرہ۔ اگر میری غرض کے موافق جواب دینا منظور ہو تو دیجئے ورنہ صاف کہدیجئے فضول باتین لاحاصل ہین۔

الراقم

سمی احمد

اس کے بعد کا خط اُن کا لکھا ہوا ہے جو دھلی مین بارہ برس رہے ہین اسلیئے وہ درج کرنیکے قابل نہین ہے اور جب کوئی کام کی بات نہین لکھتے تو سامعین کی سمع خراشی زیبا نہین ہے۔ مگر ایک عربی خط نقل کرتا ہون کہ جو

امیر الو ندنے علماء اہلسنت (زادہم اللہ عزاً وشرفاً) کو لکھا ہے اس خط سے بھی یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ جن امور مین مناظرہ کرنا طے پا چکا ہے حضرات مرزائی اس سے گریز کرنا چاہتے ہین مگر اس کے لیئے حیلہ تلاش کرتے ہین - وہ خط یہ ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایہا العلماء الکرام والفضلاء العظام - السلام علی من اتبع الھدیٰ

قد اقترب یوم المناظرۃ وما فضلت الی الان امور لا یسع الا تنقیحہا قبل ان تصدی الفریقان لکشف حقیقۃ الامر عن سا فہا وان یباحث عنہا فی الوقت الذی تعین للامور المعلومۃ الاخری فی المبادی تنضیع اکثر الاوقات من غیر ان تجدی نفعا للذین یحضرون النادی ومن ہذہ الامور تعین الاوقات وعدد المکاتیب للفریقین ونصب رئیس النادی ولما امعنا فی الامور المتنازعۃ بینا کل الامعان بان لنا ان الامرین الذین یکملان سبحثنا قد ترکا: الامر الاول ہو مسئلۃ حیات المسیح ومماتہ واحقاق ما ہو حقیق بان یتبع فی ہذا الباب - والامر الثانی مثل الاول فی کونہ مالا یترک کلہ ولا بعضہ بل ینبغی استیعابہ وہو ارسال النبی بعد خاتم النبیین وسید المرسلین وہل یثبت من القرآن والاحادیث بعث نبی بعد خاتم النبیین وسید المرسلین فان لم نبحث من ہذہ المسائل بحثا کافیا یبقی الامر ناقصا لا وافیا وکانما المباحثہ

حاصل مطلب ضروری خط عربی مرزائیان

جن امور مین مناظرہ قرار پایا ہے انمین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو ضروری بحثین رہگئین جن کے بغیر بحث پوری نہین ہوسکتی ایک بحث تو حضرت مسیح کی حیات اور ممات کی ہو اس مین یہہ

تکون عقیمة لا تنتج نتیجة واما ما قیل من تسلیم وفات المسیح
علی طور الفرض لا علی سبیل التحقیق ولا دائما لبرهة من
الزمان ومن تشیید الارکان علی هذا الامر الغیر المحقق
مثله کمثل ان یبنی بناء علی ظهر الکثیب من الرمال او علی
ما جاء لیس له ثبات ولا قرار وهذا اجل البدیهیات
عند الفضلاء ان البنیان الذی له مقاعد من المفروضات
لیس کالبنیان المرصوص ولیس له تشیید واحکام بل
تهد المکائد هذا فیجعل هباء منثورا وللناظر المتوسم ان
هذا اهون واضعف من بیت العنکبوت لکونه اساسا مبنیا علی امر
فاسد۔ فالوجاء من العلماء الکرام ان یجعلوه من المسائل الضروریة
وایم الله ان المسئلتین اللتین قد اهملتا کانتا من اهم المسائل ولا یخفی
علی من له ادنی تدبر ان الفرض فرض لیس کالاحقاق؛ وان المسئلة
التی یصل الیها بعد البحث لا تکون حقیقة بل مفروضة لکونها
روفة المسئلة غیر حقیقة وان لم یکن الاخر کذلك فعلیکم ایها
الفضلاء بابتان الدلائل التی تثبت نتیجة حقیقة مع کونها
مبنیة علی ما هو لیس بامر حقیقی کما سلمتموه من قبل وهل تامرکم
احلامکم ان کل واحد منا قد ترك الاوطان وهاجر الاخوان
والخلان فاشر المتاعب من السفر لاحقاق امر غیر حقیقی لا والله
لیس الامر کذلك۔ والله الذی هو اعلم بما فی جذر قلوبنا ولب لجائنا
انا قد القینا عن البسار فی یقعتکم لاحقاق الحق لا لاجل المباحثات والفخار فان الله
لا یحب کل مختال فخور ۔

ثابت کرنا کہ کون بات
حق ہو تاکہ اُسکا اتباع
کیا جاوے۔ دوسری
بحث یہ ہو کہ آیا قرآن
وحدیث سے یہ ثابت
ہوتا ہو کہ جناب سید المرسلین
خاتم النبیین کے بعد بھی
کوئی نبی پیدا ہوگا
یا نہیں۔ ہمیں علماء
کرام سے امید ہو کہ ان
بحثوں کو ضروری مسائل
سے قرار دینگے
کیونکہ بغیر ان کے
کوئی واقعی امر
ثابت نہوگا اور
مناظرہ کا کوئی
نتیجہ ظاہر
نہیں ہوگا۔

قد حررہ ابو الفتح محمد عبد القادر (المولوی الفاضل)
بامر امیر الوفد مولانا السید محمد ستر شاہ ایدہ الله عنہ نصرا عزیزا

ملاحظہ ہو وہی پُرانی بحث جو بارہا ہو چکی ہے اُس کی تفصیل اور توضیح مین علمار کرام رسالے لکھ چکے ہین اُسی کو پیش کرنا چاہتے ہین تاکہ مرزا صاحب کی مسیحیّت پر بحث نہونے پائے کیونکہ اُنکے دل بھی جان گئے ہون گے کہ اس کا اثبات نہایت دشوار بلکہ غیر ممکن ہی اور تقلیدی طور پر مان لینا اور بات ہے ۔ مسلمانو! یہ عجب مغالطہ اور دہوکہ دے رہے ہین کہ اپنے عقائد مین تو یہ ظاہر کر رہے ہین کہ سیّد المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیّین ہین مگر اسکے قائل ہین کہ آپ کے بعد نبی ہوگا اور غضب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث سے اس کا ثبوت بتاتے ہین ۔ چنانچہ اس خط مین اسی کی طرف اشارہ کر رہے ہین اسکا حاصل یہ ہوا کہ حضرات مرزائی جناب سیّد المرسلین کو خاتم النبیین نہین سمجھتے بلکہ اُن کا اعتقاد ہے کہ آپ کے بعد نبی ہوگا اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے ۔ غرضکہ نص قرآنی کے منکر ہین ۔ قرآن پاک مین جناب سید المرسلین کی صفت مین خاتم النبیّین صاف موجود ہے شاید اس دہوکے مین ہون گے کہ ہندوستان مین جو قرآن مجید کی قرأت مروج ہے وہ خاتم النبیّین بتا رمفتوحہ ہے جس کے مشہور معنے یہ ہوتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم تمام انبیا کی مُہر اور اُن کی زینت ہین ۔ مگر یہ کہنا نافہمی اور کم علمی کی دلیل ہے کیونکہ زیادہ مشہور اور متواتر خاتم النبیین بتائی مکسورہ ہے جسکے معنی ہین کہ آپ سب کے آخر مین آنے والے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہین آئے گا اور علمار ماہرین جانتے ہین کہ جس قرأت مین تا کو زیر ہے اس کے معنی بھی یہی ہین مُہر اور زینت کے معنے یہان صحیح نہین ہین ۔ مگر یہ علمی بحث ہے یہان اُس کا موقع نہین ہے مین نے اشارہ کر دیا ہے ع اگر در خانہ کس است انیقدر بس است ۔ اور یہ خیال کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آئیگا محض غلط اور خدا اور رسول پر افترا ہے ۔ اگر تمام جماعت مرزائی

چاہے اور مرزا صاحب بھی قبر سے نکل آئین تو اس دعوے کا ثبوت نہین ہو سکتا۔ حضرت مسیح کی حیات کے باب مین متعدد رسالے لکھے جا چکے ہین ان کا جواب نہ مرزا صاحب سے ہوا نہ اُن کے خلیفہ سے پھر اُس مسئلہ کو آپ کیون زندہ کرنا چاہتے ہین۔ اگر کچھ ہوس ہے تو رسائل ذیل کا جواب دیجئے۔ شہادت القرآن مولفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی شمس الہدایہ۔ سیف چشتیائی مولفہ جناب پیرجی مہرعلی شاہ صاحب چشتی اگر طلب حق ہے تو آپ پر اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوے غلط ہے کہ حضرت مسیح مر گئے۔ مولانا ابراہیم صاحب یہان تشریف لائے تھے اور بہت زور سے کئی روز تک اس مسئلہ کو بیان کرتے رہے اور بہر کہ وجہ پر اس دعوے کی حقانیت ثابت کر دی کہ حضرت مسیح زندہ ہین۔ بہت کہا گیا کہ کوئی مرزائی آئے اور اعتراض کرے مگر کسی کی جرأت نہوئی۔ باوجودیکہ حکیم خلیل سکرٹری جماعت احمدیہ کا مکان مجلس وعظ کے مکان سے بالکل متصل ہے اور کل واعظان مرزائیان مولانا موصوف کے بیان کو سنتے رہے کہ بڑے زور وشور سے حیات مسیح قرآن شریف سے متعدد پیرایہ سے باستدلال تمام ثابت ہو رہا ہے اور مرزائیون کے عقائد باطلہ حمات مسیح کا رد اور ابطال ہو رہا ہے مگر کسی ایک مرزائی کی بھی مجال نہین ہوئی کہ اس بحر ذخار کی موجون کا سامنا کرے۔

عربی خط مذکور کے جواب مین اُسی روز برجستہ حسب الحکم مولانا حکیم مولوی سیّد مرتضی حسن صاحب وکیل مناظرہ مولوی ابوالظفر صاحب مظفرپوری نے یہ جواب دندان شکن لکھا ناظرین کے ملاحظہ کے لیے نقل کرنا بے محل نہوگا۔ اور وہ حسب ذیل درج کیا جاتا ہے۔

| خلاصہ مطلب خط مع توضیح | بسم اللہ الرحمن الرحیم |
| --- | --- |
| یا امیرالوفد! مناظرہ کی شرائط اور مباحث | حمدًا لمن وفقنا للاسلام والصلوۃ والسلام |

علیٰ خاتم النبیین الذی لا نبی بعدہ وعلیٰ
الہ وصحبہ ما دامت اللیالی والایام
وبعد تقدیم ما یجب تقدیمہ یا امیر الوفد
لامۃ الجدیدۃ. قد ورد الینا المکتوب
بامرکم لاندری کتب فی النوم او الیقظۃ
کیف تخاطب بانفصال امور المناظرۃ
المعہودۃ. قد علمتم فیہا امورہا وبانی
مبانیہا. ومؤسس اساسہا فہل یصح ما کتبتم
الینا بتصفیۃ الامور المعلومۃ. فانتبہوا
من نوم الغفلۃ الی ما ہذہ الغفلۃ وانظروا
واجہۃ الحرکۃ وکیف ترکتم السکون
واین عنکم السکینۃ واما الحسرۃ و
الندامۃ علی ترک المسئلتین اللتین
لاتتم البحث بدونہما نجوا بہا
الان قد ندمت وما ینفع الندم
فاشکوا الی سیدکم المولوی عبد الرحمن
کیف رضی علی ہذہ المباحثۃ الناقصۃ
العقیمۃ - او الی ناظم الجمعیۃ الاحمدیۃ
وکیف جئتم من المسافۃ البعیدۃ
والبلاد العدیدۃ مع اطلاعکم علی
ہذہ النقیضۃ ہل ہذا الا النوم

سے آپ پہلے سے واقف تھے اور
آپ کی جماعت نے مناظرہ کے سب
امور طے کئے ہیں آپ کی جماعت کے
صدر انجمن نے بھی کچھ عذر نہیں کیا
اور ناظم جماعت نے سب امور خود ہی
طے کئے ہیں اور آپکو ان سب امور سے
اطلاع تھی پھر باوجود اطلاع
آپ کیوں آئے۔ ان باتوں سے
آپ کا مقصود بجز بھاگنے کے
نہیں معلوم ہوتا۔ آپ اسپر
افسوس نہ کریں کہ اس بحث کا کچھ
نتیجہ نہوگا۔ کیونکہ یہ تو آپ کے
**نبی کی سُنت ہے اُسی**
**سُنت پر قایم رہئیے**
ملاحظہ کیجئے کہ منکوحۂ آسمانی
کا نکاح اُن کے الہام کی رو سے
اللہ تعالےٰ نے پڑھایا۔ اور
خود مرزا صاحب کا قول ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُس کے اولاد ہونے کی
خبر دی مگر با اینہمہ نتیجہ ندارد۔

وقت اليقظة والندامة حين لات تنفع
الندامة والآن قد ظهر لكم ان بيوتكم
لعورة وما هي بعورة ان تريدون
الا فرارا ولا تحزنوا على عدم الانتاج
لان هذه سنة نبيكم الذي اوحى
اليه ولم يوح اليه شي (ا
زوجناها ولم ينتج الى الآن هذه
المنكوحة الربانية (فسبحان
من قال ويجعل من يشاء
عقيما) فعدم الانتاج في نصيبكم فارضوا
بما رضي لكم رب البرية وهذه مقام
الحسرة والندامة فانتظروا انا معكم
منتظرون - وليس اظهاركم الاضطرار
واضماركم الفرار الا لان البحث
عن مهدوية المرزا ومسيحية
موت لكم وان الموت الذي
تفرون منه فانه ملاقيكم هذا
وان موعدكم الصبح اليس الصبح بقريب

كتبه

ابو الظفر مظفر پوری
لثالث من جمادی الاخری سنه ۱۳۲۹ھ

اولاد کا تو کیا ذکر وہ خیالی منکوحہ
واقعی نکاح مین بھی نہ آئی۔ اور اللہ
تعالے کا نکاح پڑھانا بیکار
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا خبر دینا
غلط ہوا (نعوذ باللہ منہ)
الغرض نتیجہ کا نہونا آپ کی
تقدیری امر ہے جس طرح
آپ کے نبی رافضی تھے
آپ بھی تھے ہوئے۔ اصل بات
یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مسیحیت
ثابت کرنا آپ کے لیئے
موت ہے۔ اس لیئے
آپ بھاگنا چاہتے ہین یہ ہو نہین
سکتا۔ یہ موت تو کل صبح
ہی کو آنے والی ہے۔
اور اس کا وقت بہت
قریب ہے۔

مسلمانون-! یہ خط حسب الحکم جناب مولانا مولوی حکیم سید مرتضیٰ حسن صاحب عم فیضہم کے مولانا ابوظفر صاحب مظفرپوری کا لکھا ہوا تھا اس سے تو جناب ممدوح کی ٹری کرامت ظاہر ہوئی۔ کیون نہو- آل رسول- اولاد علی ہین عالم ہین متقی ہین- ملاحظہ ہو کہ مولانا نے یہان دو پیشین گوئی کی- ایک تو اُن کے بھاگنے کی- یعنے اُن کا مقصود اس بحث سے بھاگنا ہے- دوسرے یہ کہ اُن پر ایک قسم کا عذاب الٰہی ہے بمصداق وان موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب جو دونون امر کا ظہور ۲۴ گھنٹے کے بعد ہی تخمیناً پانچ ہزار آدمیون نے روز روشن کی طرح دیکھ لیا- مگر اُس نے جو آنکھین ہونے کے ساتھ بھی نہین دیکھتا- ولہم اذان الخ لا یسمعون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل-

دوسری جون کو یہ خط مولانا ابوظفر صاحب حسب الحکم جناب مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب کے مرزائیون کے امیر الوفد کو بھیجا گیا اور تیسری جون کو جماعت مرزائیان کس ذلت سے جلسۂ مناظرہ سے بھاگی ہے اور نکالی گئی ہے کہ خدا کی پناہ- اور اب تک اُس ذلت کا ظہور مونگیر سے بھاگلپور تک ہو رہا ہے- اُن کے صدر انجمن کی بھاگلپور مین کیسی مٹی خراب ہو رہی ہے-

بھائیو! غور کرو کل جنھین لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آج وہ کس حقارت کی نظرون سے دیکھے جاتے ہین اور کیا ذلیل برتاؤ اُن سے خلق اللہ کر رہی ہے پھر یہ عذاب خدا نہین تو کیا ہے- فاعتبروا یا اولی الابصار مناظرہ کی مختصر کیفیت یہ ہے-

## مختصر کیفیت مناظرہ

۳ جون ۱۹۱۱ء سے حسب شرائط طے شدہ جلسۂ مناظرہ منعقد ہوا اور جانبین

کے لیئے تین گھنٹہ وقت مناظرہ دیا گیا۔ مولوی غلام رسول منجانب قادیان کے بثبوت
مہدویت مرزا صاحب اپنی عربی تقریر لکھنے کے لیئے مستعد ہوئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ عربی تحریر
و ترجمہ کر کے سنانیکا وقت دیا گیا تھا۔ مناظر صاحب ڈیڑہ گھنٹہ مین صرف عربی تحریر
دو صفحہ سے زیادہ نہ لکھ سکے۔ ترجمہ ندارد۔ پھر وقت دیا گیا اُسپر بھی ترجمہ نہ کر سکے۔
بالآخر مولوی عبد القادر و مولوی سرور شاہ کے مشورہ سے ترجمہ ہوا وہ بھی ناتمام۔
عربی تحریر سناتے وقت مناظر صاحب نے وعظ کہنا شروع کیا۔ اِسے ردکا گیا کہ خلاف
شرط ہے اور طرف ثانی کو جواب دینے کا وقت نہین ملتا۔ حکیم صاحب نے بھی
یہی فیصلہ کیا۔ گیارہ بج چکے تھے پرچہ مذکور دستخط کرا کر حکیم صاحب نے
اپنے پاس رکھ لیئے کہ دوسرے دن سنانیکے لیے واپس کیا جائیگا جلسہ
برخاست ہوا۔ غرضکہ جلسہ کا سارا وقت انھین کی تحریر مین ختم ہوگیا۔

دوسرے دن یعنے ۳ رجون ۷ بجکر بیس منٹ پر جلسۂ مناظرہ شروع ہوا
مرزائیون کے مناظر صاحب کو حکم نے پرچہ عربی مذکورہ سنانے کے لیئے دیا۔
مگر مناظر صاحب نے پھر بجاے پرچہ مذکور سنانے کے خلاف ورزی شرایط
کر کے وعظ کہنا شروع کیا اور شرائط مناظرہ کے خلاف حکم کے حُکم کی پرواہ نکی جب
مناظر صاحب خلاف ورزی شرایط سے ردکے گئے تب منشی قاسم علی صاحب
دہلوی نے امر اول کی نسبت کہا کہ ایسے شرایط نامعقول پر ہم لوگ گفتگو نہین کرسکتے
اور مولوی عبد الماجد صاحب ان کے صدر انجمن نے نامعقولیت شرایط کی تائید
کر کے کہا کہ ہم لوگون کو ہارجیت کی کچھ پرواہ نہین ہے ان شرایط پر گفتگو نہین
کر سکتے۔ امر دوم کی نسبت یہ کہا گیا کہ حَکم کو کوئی حق نہین ہے کہ ہم کو کسی بات
پر مجبور کرین (بھاگنے کا اچھا حیلہ سوچا) حکم صاحب نے دیکھا کہ قادیانی جماعت
نہ ہمارا حکم مانتی ہے نہ شرائط مناظرہ کی پابندی کرتی ہے تو پھر مناظرہ فضول ہے

چنانچہ حکم صاحب نے جلسہ مناظرہ توڑ دینے کا اعلان کیا۔ اس حکم کے سنتے ہی قادیانیون کی جماعت نے بوریا بستر اُٹھا گھر کی راہ لی۔ ذلت اور رسوائی کے سبب سے عالم بدحواسی مین ان کا بھاگنا قابل دید تھا۔

مناظرہ کی مفصل کیفیت علیحدہ چھپے گی مین نے نہایت مختصر لکھدیا ہے۔ یہان افسوس تو اس کا ہے کہ حسب خواہش مرزائیان مناظرہ نہوا اگر زیادہ نہوتا صرف اسی قدر ہوتا کہ جو دلایل اُنھون نے مرزا صاحب کے مسیح ہونیکے لکھے تھے کاش وہی مناظر اہلسنت کے ہاتھ آتے اور پھر ہمارے مولانا عبدالوہاب صاحب جوہر قابلیت دکھاتے اور اُن دلائل کی دھجیان اوڑاتے اُسوقت تاریک بدلی سے حقانیت آفتاب کا ظہور ہوتا اور شپرہ چشمون کی آنکھین بند ہو جاتین اور غالباً کچھ دنون تک مسیحیت کا دعوے بھول جاتے اور اگر حوصلہ ہو تو اب اسکی نقل بھیجدین اور بہتر ہو کہ خلیفہ جی کی اصلاح اس پر ہو جائے پھر بھیجین۔ خوشی اس بات کی ہے کہ اس مناظرہ سے جو مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا یعنے بہت مسلمان جو مرزائیون کی ابلہ فریبیون سے ناواقف تھے اور اُن کی طرف میلان رکھتے تھے وہ قدرتی طور پر اُن سے متنفر ہو گئے۔ مسلمانون کو حیرت ہے کہ یکبارگی خاص وعام مین مرزائیون سے اس قدر نفرت اور اتنی برہمی کیسے ہو گئی کہ تاجرون نے اُن کے ہاتھ چیز بیچنا چھوڑ دیا یہان تک کہ نشہ باز چانڈو باز مرزائیون کو نشہ اور چانڈو پینے کو نہ ملا یہ ضرور کسی بزرگ کا تصرف ہوا اور مرزا صاحب کے نشانون سے یہ نشان بہت بڑھا ہوا ہے۔ اگر مرزائی انصاف سے دیکھین۔ البتہ یہ فرق ہے کہ وہان ذراسی باتون پر ندیون کے مثل زور شور ہوتا تھا اور یہان سمندر کی طرح سکون ہے۔ مرزائی بیان کرتے ہین عام لوگون نے جو مرزائیون کے ساتھ برتاؤ کیا اور کر رہے ہین یہ علما اور خواص کی

تحریک ہے۔ مگر ہم خدا کو شاہد کرکے کہتے ہین (وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيدًا) کہ
اس طرف سے کوئی تحریک اور کوئی اشارہ نہین ہوا۔ بلکہ اُس مقلب القلوب نے
دلون کو پھیر دیا جسکے ید قدرت مین سب کے قلوب ہین اور بزرگون کا تصرف
اسیطرح ہوا کرتا ہے۔ وہ ظاہر کرین یا نکرین اور سمجھنے والے سمجھتے ہین اور رجوع ہدایت
پانیوالے ہین وہ ہدایت پاتے ہین۔

یہان یہ لکھنا رہگیا کہ مناظرہ قرار پانے کے پہلے جب مرزائیون کا زور ہوا
تو صندل پور کے ایک معزز ذی علم دیندار کو جوش ہوا۔ انھون نے مباہلہ کا اعلان
دیا۔ آپکا نام نامی سیّد جوہر علی ہے صندل پور مونگیر کا ایک محلہ ہے اس اعلان کا
مضمون یہ تھا کہ مین نے مرزا صاحب کی کتابین دیکھین اور انکے رد مین جو علمار
حقانیہ نے لکھا ہے وہ بھی دیکھا اُسکے بعد مین نے فیصلہ کیا کہ مرزا صاحب کا دعوے
محض غلط ہے مناظرہ مین اسکا اظہار تو مشکل ہے اس لیئے مین مباہلہ کرنے کو تیار
ہون جن مرزائی کو حقانیت کا دعوے ہو وہ آئے اور مونگیر کے خاص مرزائیونکے
بعض آدمیون کا نام بھی لکھا تھا جنسے مباہلہ کی بالتخصیص درخواست تھی چند روز کے
بعد بعض مرزائیون نے کچھ قیدین لگاکر اُسے منظور کیا مگر وہ شرطین ایسی ہین جنھین
مقابل منظور نہ کرسکے اور خلاف سُنت ہے۔ مثلاً یہ کہ جھوٹے پر کتنی مدت مین عذاب
الٰہی آئے گا مسلمان انصاف کرین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کفار سے مباہلہ کے لیئے فرمایا اسمین صرف اس قدر تھا کہ آؤ ہم بھی اپنے اہل و
عیال بلائین تم بھی بلاؤ اور دُعا کرین جو اپنے دعوٰمین جھوٹا ہے اُسپر خدا کی لعنت
ہو۔ منکرین مقابلہ مین نہ آئے اور خاموش ہورہے یہان یہ حال ہی کہ مقابلہ مین
نہین آسکتے اور نہ آنا چاہتے ہین مگر عوام کو فریب دینے کی غرض سے چُپ نہین رہتے
کچھ کہے جاتے ہین۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

کہ مرزا آن باشد کہ چُپ نشود پھر مرزا کی امت کو اس سنت کی اقتدا ضرور
ہے۔ کہ ایک شرط یہ تھی کہ مونگیر کے فلان عالم اسپر دستخط کردین۔ لے صاحب
کیون کردین۔ وہ لپنے جوش ایمانی اور صدق دلی پر اطمینان کرکے تم سے مباہلہ کرتے
ہین اگر تمھین حقانیت کا دعویٰ ہے تو سامنے آؤ اور یہ حیلہ کرنا کہ جب تک کوئی بڑا شخص
اس مین شریک نہوگا تو عوام پر کچھ اثر نہوگا محض فریب اور مباہلہ کا ٹا لنا مقصود ہے
مین نہایت وثوق سے کہتا ہون کہ اگر وہ کرین تو خدا کے فضل سے کامل امید ہے
کہ اُس کا اثر بہت جلد نمایان ہو اور عوام پر کیا خواص پر نہایت اثر ہو۔ اب مرزائی
کرکے دیکھین کیا ہوتا ہے۔ اور خود تو بھاگنا اور یہ مشتہر کرنا کہ میر جو ہر علی کا مباہلہ
سے فرار اس سے سولے مرزائیون کی ذلت اور رسوائی کے کچھ نہین ہوتا ہے۔

لے مرزائیو! کچھ تو خوف خدا کرو ایسے علانیہ جھوٹ پر کمر باندھی ہے
اور پھر مامور ہونے کا دعوے ہے۔ مسلمانون خدا کے لیئے اُن سے یہ تو دریافت
کرو کہ تم ایسے جھوٹے کذاب فاسق و فاجر خدا کی طرف سے مامور ہو سکتے ہین۔
استغفر اللہ نعوذ باللہ اُس قدوس صادق کی شان مین تم دہبا لگانا چاہتے
ہو خوب سمجھ لو کہ وہ حلیم قہار بھی ہے۔ یہ تمھارے جھوٹ کسیدن اُس کی آتش قہر
کو بھڑکائین گے اور تمھین دہکتی آگ مین لیجائینگے۔ خدا ے تعالے تمھین سمجھ
عنایت کرے۔ مناظرہ کے چند روز بعد میر جو ہر علی صاحب کا ایک اشتہار اور چھپا
اس کا مضمون یہ تھا کہ مرزائی حضرات ابتک مباہلہ کے میدان مین آتے نہین مگر
کسی عنوان سے اُسکی منظوری کا اعلان کیا تھا اس کا اثر ایسا عظیم الشان مترتب
ہوا کہ تمام اہالیان مونگیر اور بہاگلپور نے دیکھ لیا۔ مباہلہ مین جھوٹے پر خدا کی لعنت
کی دعا ہوتی ہے اب اُس کی لعنت کے اقسام ہین۔ مناظرہ کے بعد جس قسم کی لعنت
اُن پر پڑی ہے خدا ے تعالے اس سے ہر ایک مسلمان کو بچاوے اور اُس لعنت کو

سنت انبیا سمجھنا اور زیادہ لعنت کا ثبوت ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دل کی حالت مسخ ہوگئی ہے اور اُس مین تمیز باقی نرہی۔

## جلسہ مین تین تحریرین شایع ہوئین جو نہایت مختصر اور بہت مفید ہین وہ یہ ہین

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | مسیح قادیانی کا فیصلہ | ان دونون تحریرونمین مرزا غلام احمد صاحب ہی کے اقوال سے ثابت کردیا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہین ہین بلکہ جھوٹے ہین۔ |
| ۲ | مرزا غلام احمد صاحب کا فیصلہ | |
| ۳ | تحفہ مرزا۔ اور دعاء مرزا | ایضاً<br>یہ دو جز کا رسالہ ہے شایقین ان رسالون کو میر جوہر علی صاحب ساکن صندل پور مونگیر سے منگا سکتے ہین |

برادران اسلام کی محض خیرخواہی۔ مجھے اسپر آمادہ کرتی ہے کہ اس تحریر کے آخر مین چند ایسی کتابون کا ذکر کرون جنکا دیکھنا اور مسلمانون کو اُن کے مضامین سے واقف ہونا ضرور ہے جسطرح دجالی فتنہ کی خبر احادیث مین آئی ہے اس کا ظہور اس قادیانی فتنہ سے ہو رہا ہے اور ناواقف اُس کے دام تزویر مین آرہے ہین۔

اُن حضرات سے بھی مین ملتجی ہون جو مرزا صاحب کو مان چکے ہین یا اُن کی وقعت اُن کے قلب مین آچکی ہے وہ برائے خدا تحقیق کی نظر سے ان کتابون کو دیکھین اور بیجا تعصب سے علیحدہ ہو کر انصاف سے ملاحظہ کرین ایمان کا معاملہ ہے خدا و رسول کو مونھ دکھانا ہے اگر ایمان

گیا یا اُس مین فتور آگیا تو سوائے دہکتی آگ کے کہین ٹھکانا نہین سنے

بقول حافظ ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن وہ کتابین یہہ ہین -

| کیفیت | نام کتب و مؤلف مع مطبع | نمبر |
|---|---|---|
| مرزا صاحب کی کتاب مایۂ فخر ازالۃ الاوہام کا نہایت مہذبانہ کافی جواب ہے اس کے دیکھنے سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی مذہب کن خیالات پر مبنی ہوئے قریبًا ۵۰ جز مین دونون جلدین ہین قیمت صرف بقدر لاگت کے ہے عہ ہر دو جلد کی | افادۃ الافہام مؤلفہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب مطبع شمس الاسلام حیدرآباد | ۱ |
| یہ رسالہ اگرچہ ظاہرا مختصر ۶ جز کا ہے مگر مصنف نے کمال خوبی سے جملہ ضروری امورات سے بحث کرکے منشی حسن علی ساکن بھاگلپور (جس کو اعلے وادنے بھاگلپور او رمونگیر کے بخوبی جانتے ہین) کے رسالہ تائید الحق کی عمدہ تردید کی ہے - اس اطراف مین یہ پہلا شخص ہے جس نے اپنے کو سنی المذہب کہکر پوشیدہ قادیانی ہوکر دام تزدیر پھیلاکر یہ رسالہ مرزا صاحب کی تائید مین شایع کیا ہے - | انوار الحق مؤلفہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب موصوف | ۲ |

| نمبر | نام کتب | کیفیت |
|---|---|---|
| ۳ | اعلان الحق و اتمام الحجۃ مولفہٗ ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم خانصاحب ایم۔ بی اسسٹنٹ سرجن | یہ دو مختصر رسلے جسکے مؤلف بیس[2] برس تک بڑے پایہ کے مرزا صاحب کے مرید رہے اور خوب حالت کو معلوم کرکے اُنکے مخالف ہوے اور اُن کے ردّ مین متعدد رسالے لکھے ہین نہایت معقول اور دندان شکن جواب دیے ہین۔ جنکو مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنی ہے وہ ان کے تصانیف ضرور دیکھے۔ اُن کی ہر بات کا شافی جواب پائے گا۔ |
| ۴ | الذکر الحکیم مولفہ ڈاکٹر صاحب موصوف مطبع عزیزی مقام تراوری ضلع کرنال | ڈاکٹر صاحب کا یہ رسالہ مرزا صاحب کے جواب کے لیے کافی ہے۔ کئی حصہ اِسکے ہین۔ چوتھے حصہ مین مرزا صاحب اور ڈاکٹر صاحب کے وہ خطوط ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جماعت مرزائی سے علحدہ ہونیکی |

[2] از ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۳ یہ وہی ڈاکٹر عبد الحکیم ہین جو بیس برس مرزا صاحب کے بڑے پایہ کے مرید رہے۔ جن کی شان مین خود مرزا صاحب اول المومنین فرمایا کرتے تھے۔ اور اُن کی نکتہ چینیونکو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور قبول فرمایا کرتے تھے اُن کے ذہن کو رسا اور فہم کو نہایت سلیم فرمایا کرتے تھے (صفحہ ۳ مفتاح الاعلام) مرزا صاحب نے انکی تفسیر کی بھی تعریف کی کہ نکات قرآنی خوب بیان کیے ہین۔ نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہی دل سے نکلے اور دلونپر اثر کرنیوالی ہے فصیح ہے و بلیغ ہے، (صفحہ ۳ مفتاح الاعلام)

| نمبر | نام کتاب | کیفیت |
|---|---|---|
| | | نہایت معقول وجوہ لکھتے ہین۔ اس حصہ کا<br>صفحہ ۲۸ سے ۴۳ تک ضرور ملاحظہ کیا جاوے ان خطون سے<br>مرزا صاحب کی علمی اور اخلاقی حالت بھی<br>ظاہر ہوتی ہی۔ اسکے چھٹے حصے مین مرزا صاحب کے دعاوی<br>اور دلائل کی رد ہین اسکا نام کانا دجال بھی ہے۔ |
| ۵ | المسیح الدجّال<br>مولفہ<br>ڈاکٹر صاحب موصوف مطبع عزیزی | اس مین قرآن مجید اور احادیث سے اور مرزا صاحب کے<br>حالات سے یہ ثابت کیا ہی کہ مرزا وہی دجال ہے<br>جس کا ذکر حدیثون مین ہے۔ |
| ۶ | عصائے موسےٰ<br>مولفہ<br>منشی الٰہی بخش صاحب مطبوعہ<br>مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۳[illegible]ھ | یہ کتاب رسالہ ضرورۃ الامام کا جواب ہی اسکے مصنف<br>مرزا صاحب کے پرانے رفیق اور اُن کی حالت سے نہایت<br>واقف ہین اور بڑے خوش اعتقاد دوستون مین<br>تھے پھر اُنکے پورے حالات سے واقف ہوکر<br>اُن کے رد مین یہ کتاب لکھی ہے لطف یہ ہے کہ<br>یہ بھی صاحب الہام ہین بہت سے اپنے الہام<br>انھون نے اس کتاب مین لکھے ہین اس کتاب سے<br>بھی مرزا صاحب کی حالت بخوبی معلوم ہوسکتی ہے<br>یہان سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے دو دوست<br>صاحب الہام مرزا صاحب کے مخالف ہوگئے۔<br>ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور منشی الٰہی بخش صاحب<br>اب مرزائیون کو ان کے ماننے مین کیا عذر ہے |

| نمبر | نام کتاب و مولف مع مطبع | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| ٧ | چودھوین صدی کا مسیح<br>مولفہ<br>حکیم مظہر حسین صاحب سیالکوٹی<br>مطبع اہل حدیث امرتسر | اس عمدہ کتاب مین ناول کے طریقہ سے مرزا صاحب کی زندگی کے حالات لکھے ہین جسوقت سے مرزا صاحب پندرہ روپیہ ماہوار کے نوکر تھے اور نوکری چھوڑ کر مولانا عبداللہ صاحب غزنوی کے پاس گئے اوران سے رجوعات اور فتوحات کے خواستگار ہوئے اُسکے بعد اس مدعا کے سامان مہیا کرنے شروع کیے اشتہارات دیئے رسائل لکھے الہامات ہوئے غرضکہ تمام حالات مرزا صاحب کے اسمین لکھے ہین جنکو طلب حق ہو وہ ان کتابون کو ضرور دیکھین تاکہ حالات معلوم کرکے خود فیصلہ کرسکین۔ |
| ٨ | شمس الہدایہ<br>مولفہ<br>پیرجی مولوی مہر علی شاہ صاحب<br>مطبع مصطفائی لاہور | اسمین حیات مسیح کا اثبات عالمانہ طریقہ سے پرزور دلائل سے کیا ہی جسکا جواب مرزا صاحب نہین دیسکے جناب مولف سے مناظرہ کا اشتہار دیا اسی مسئلہ پر۔ اور پیر صاحب مرزا صاحب کی سب شرطین منظور کرکے مناظرہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ مقررہ پر لاہور تشریف لائے مگر مرزا صاحب نہ آئے۔ یہ واقعہ مشہور ہے |
| ٩ | سیف چشتیائی<br>مولفہ<br>ایضاً مطبع ایضاً | اس مین شمس الہدایہ کے بعض مضامین کی توضیح ہے اور جو اُسپر اعتراضات کئے گئے ہین اُنکا جواب ہے اُسکے جواب مین ابتک کسی مرزائی نے قلم نہین اُٹھایا۔ مگر حضرت مسیح کے مرنے کا دعوے پیش ہو رہا ہے۔ |

| نمبر | نام کتاب و مولف مع مطبع | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| ۱۰ | الحق الصریح فی حیٰوة المسیح<br>مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۳۰۹ھ | اس مین وہ مناظرہ ہے جو مرزا صاحب اور مولوی محمد بشیر سہسوانی مین حیات و ممات مسیح پر ہوا ہے اور مولوی صاحب نے حیات ثابت کی ہے۔ |
| ۱۱ | موازنة الحقایق<br>مولفہ<br>مولوی محمد اکبر صاحب کارخانہ پیسہ اخبار لاہور | مولف رسالہ نے حیات و ممات مسیح کے رسالے دیکھکر بلا تعصب حاکمانہ فیصلہ کیا ہے زبان فارسی مین اور حضرت مسیح کی حیات کو ترجیح دی ہے۔ |
| ۱۲ | شہادة القرآن<br>مولفہ<br>مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی<br>پنجاب پریس سیالکوٹ<br>سنہ ۱۳۲۳ھ | اس نادر رسالہ مین دو باب ہین۔ پہلے باب مین صرف قرآن کے الفاظ سے حضرت مسیح کی حیات نہایت عمدگی سے ثابت کی ہے۔ اور دوسرے باب مین اُن دلیلون کا رد کیا ہے جن سے مرزا صاحب ممات ثابت کرتے ہین۔ بیان ایسا صاف ہے کہ کم علم بھی سمجھ سکتے ہین جن کو حضرت مسیح کی حیات مین تردد ہوگیا ہو وہ ضرور اس رسالے کو دیکھین۔ یہ پانچ کتابین اسوقت پیش کرتا ہون جن مین بالتخصیص حضرت مسیح کی حیات ممات کی بحث کی ہے اور نہایت زور سے حیات کو ثابت کیا ہے۔ اسوقت تک مرزائیون نے ایک کا بھی جواب نہین دیا ہے مگر جب مناظرہ کا |

| نمبر | نام کتاب و مؤلف مع مطبع | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| | | ذکر آتا ہے تو اول یہی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کی حیات وممات پر گفتگو ہو عجب اندہیرے لے حضرات ہمین اس گفتگو کی ضرورت نہین ہے ہمارے علمائے نے تو ان رسالون مین حضرت مسیح کی حیات ثابت کر دی اور آپ کے خیالات فاسدہ کا رد بھی کر دیا پھر اب کس مونھ سے اس بحث کو پیش کیا جاتا ہے۔ |
| ۱۳ | درۃ الدرانی علی رد القادیانی<br>مولوی محمد حبیب اللہ خان مجددی مطبع ہاشمی میرٹھ | اس مین بھی حضرت مسیح کی حیات کو ثابت کیا ہے علاوہ اسکے جسقدر عقائد باطلہ اور لغویات وکفریات مرزا صاحب کے قول سے پایا جاتا ہے اُسکی تشریح اور پوری تردید عمدہ طور سے کی گئی۔ |
| ۱۴ | الہامات مرزا<br>مولفہ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری | اس مین مرزا صاحب کے الہامون اور پیشین گوئیون کو نقل کرکے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے کئی مرتبہ یہ رسالہ چھپا ہے۔ |
| ۱۵ | صحیفہ محبوبیہ<br>مولفہ ایضاً مطبع اہلحدیث امرتسر | یہ رسالہ جواب ہے حکیم نور الدین کے صحیفہ آصفیہ کا۔ اس مین بھی چند پیشین گوئی نقل کرکے اُن کا جھوٹا ہونا ظاہر کیا ہے۔ |

اس قسم کی کتابین اکثر مولوی ابو الحسن صاحب محمد مخصوص پور مونگیر سے مل سکتی ہین

الراقم

محمد عبد الرحمن عفی عنہ از مونگیر تاریخ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء

# ضروری اعلان

کہان ہین حضرات علماء کرام ومشایخان ذوی الاحترام ورئیسان قوم و بزرگان خاص و عوام جنکو سچی محبت و ہمدردی سچے اسلام سے ہی اور اللہ تعالی جل شانہ کی عظمت جلال و توحید اُنکے دلونپر راسخ ہین اور اُسکے انبیاء عظام علیہم السلام پر سچے دلسے ایمان لائے ہین خصوصًا ہمارے نبی معظم و رسول اکرم حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنکو اللہ تعالی نے خاتم النبیین و سید المرسلین بناکر ہماری رہنمائی کے لیئے مبعوث فرمایا اپنا سچا پیشوا اور شفاعت کرنے والا جانتے ہین اور ایمان رکھتے ہین ادھر متوجہ ہون اور گوش ہوش سے سنین کہ جو اسلام ہمارے برگزیدہ نبی کریمؐ نے بحکم قرآن مجید ہم لوگون پر اُتارا اور اُنکے جان نثاران صحابہ کرام نے اپنا اپنا خون بہاکر تمام دنیا مین پھیلایا اسپر اب مرزائے اپنے بیہودہ دعون اور شیطانی وسواس سے پانی پھیر دیا کر تیرہ سو برس کے قدیم اسلام کو کفر اور مسلمانون کو کافر بنا دیا اللہ تعالی کی خالص توحید مین ہذیان بکا. قرآن مجید کے آیات کو جھوٹا ثابت کیا (جس کی تفصیل وقتًا فوقتًا انشاء اللہ پیش ہوتی رہے گی) اب بھی اگر یہی غفلت و بے پروائی اُن دشمنان دین سے کچھ روز اور رہی تو رہی سہی بزرگی سچے اسلام کی دنیا سے مٹ جائیگی بیدار ہوجائیے اور ہم لوگ سب کوئی ملکر اجتماعی قوت سے ان دشمنان دین کا (جو اپنے کو سچے اسلامی رنگ مین دکھا کر بیخ کنی سچے اسلام کی کر رہے ہین) اندفاع مین کوشش کرکے اللہ تعالی اور اُسکے رسول کو راضی کرین جو علماء کرام ہین وہ اپنے قلم اور زبان سے - اور مشایخان صوفیہ عظام اپنی ہمت ظاہری و باطنی سے اور رؤسا ذوی الاحترام اور دیگر بزرگان خواص و عوام اپنی مالی کوشش سے اسلام کی حمایت اور حفاظت پر کمر بستہ ہوجائین - اور جو انجمن اہلسنت کی مونگیر مین محض اسی غرض سے بصدارت جناب مولوی سید شاہ سمی احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ مونگر ضلع مونگیر قایم ہوئی ہے اسکی شرکت اور امداد فرمائین کہ ہر مہینے ایک پرچہ محض قادیانیون کے عقیدہ باطلہ و ہفوات شیطانی کے رد مین عام فہم سلیس اردو مین واسطے واقفیت برادران اسلام کے شایع ہوا کرے. اور ایک عالم واعظ عوام کے سمجھانے کے لیے اور پرچہ مذکورہ کی نگرانی اور اشاعت کے لیے معین ہون جس سے خواص و عوام کو مرزائیون کے عقائد باطلہ سے واقفیت تامہ حاصل ہوکر اُنکے دام تزویر مین پھنسنے سے محفوظ رہین السعی منی والاتمام من اللہ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

المشتہر

معین الحق وکیل عدالت مونگیر بی اے - بی ایل سکریٹری انجمن اہلسنت مونگیر

# مسیح قادیانی کا فیصلہ

الحمد للہ دو اشتہار میری نظر سے جو شہر مونگیر مین شائع ہوئے ہین جن سے اُس قصہ کا فیصلہ ہوگیا جو کچھ عرصہ سے ان اطراف مین پھیلا ہوا ہی کہ جس مسیح اور مہدی کے آنے کی بشارت حدیثون مین آئی ہی وہ مرزا **غلام احمد قادیانی** ہین پہلے اشتہار مین قادیانی صاحب کا خط چھپا ہی جسکا عنوان مرزا صاحب نے جلی قلم سے یہ لکھا ہے۔

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس عنوان مین مرزا صاحب بہت زور سے خبر دے رہے ہین کہ اس کے نیچے جو مضمون لکھا جائیگا وہی فیصلہ ہی ہمارے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان ہین۔ اسمین کسی کی منظوری اور نا منظوری کو کچھ دخل نہین ہی اور اہل علم یہ بھی جانتے ہین کہ خبر منسوخ نہین ہو سکتی۔ حضرات مرزائی اگر مرزا صاحب کو نبی اور مسیح موعود اعتقاد کرتے ہین تو انھین فرض ہی کہ جو کچھ اس عنوان کے نیچے لکھا ہی وہ مرزا صاحب کے حق مین کامل فیصلہ سمجھین عنوان کے نیچے طولانی خط ہی جسکا نتیجہ معلوم کرنے سے قادیانی صاحب کا سچا نہونا انکے اقرار کے بموجب ایسا یقینی اور بدیہی ہو جاتا ہی کہ تھوڑے فہم والے کو بھی اسمین شک نہین رہ سکتا بشرطیکہ اُسکے دل مین خوف خدا اور طلب حق ہو اس طویل خط مین مولوی صاحب کی شکایت کے علاوہ دو پیشین گوئیان مرزا صاحب کی ہین یا یون کہا جائے کہ مولوی صاحب کے مقابلہ مین اُنھون نے سچے اور جھوٹے کا نشان بتایا ہی اور دو دعا ہین جس کا حاصل ایک ہی اس خط مین مباہلہ کا اشارہ بھی نہین ہی اور مرزا صاحب نے ازالۃ الاوہام مین جو شرائط مباہلہ کے بیان کیے ہین وہ بھی یہان نہین پائے جاتے اور جو اسے مباہلہ سمجھتا ہی وہ غلطی کرتا ہی یا عاجز ہو کر حق بات کو چھپانا چاہتا ہی اب مین اُن دونون پیشین گوئیون اور دعا کے الفاظ کو بعینہ نقل کرتا ہون مگر فضول اور زاید الفاظ کو حذف کر کے (پہلی پیشین گوئی۔) قادیانی صاحب مولوی صاحب سے فرماتے ہین۔

(۱) اگر مین کذاب و مفتری ہون تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا۔ اس جملہ سے

آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہے کہ مرزا صاحب خبر دے رہے ہین اگر مین جھوٹا ہون تو مولوی ثناء اللہ صاحب
کی زندگی مین مر جاؤن گا۔ خدا تعالیٰ نے آفتاب صداقت کو چمکا کر کذاب اور مفتری کو ظاہر کر دیا اور
پھر کسی ایسی دلیل و برہان سے نہین جس مین گفتگو کی گنجایش ہو سکے بلکہ مرزا صاحب کے صاف
و صریح کلام سے ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کذاب و مفتری ہین کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب
کی زندگی مین وہ ہلاک ہو گئے یا یون کہا جائے کہ مرزا صاحب نے جو کذاب و مفتری ہونے کی
علامت بیان کی تھی وہ مرزا صاحب مین پائی گئی اور مرزا صاحب اپنے اقرار کے بموجب
جھوٹے اور مفتری ٹھہرے۔

(۲) (دوسری پیشین گوئی) پھر مرزا صاحب مولوی صاحب سے کہتے ہین اگر طاعون ہیضہ
وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی ہی مین وارد نہوین تو مین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین
اس کے بعد اگرچہ اس خط مین یہ لکھا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کے بنا پر پیشین گوئی نہین ہے مگر انھین کے
رسالہ البدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین صاف لکھا ہے کہ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دراصل ہماری طرف سے
نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنا ڈالی گئی ہے۔ چونکہ یہ قول آخر ہے اس لیے اسیکا اعتبار کیا جائے گا
اب اسکا یقینی نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامی قول سے ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہین ہین
کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو اس وقت تک موجود ہین اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ یا اسہال
مین راہی برزخ ہوئے اب فرمایئے کہ قادیانی صاحب کے جھوٹے اور مفتری ہونے مین کیا شک رہا بلکہ
خدا تعالیٰ نے انھین کے زبان سے اُن کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا اب اہل حق کو کسی مرزائی سے مناظرہ او
مباحثہ کی حاجت نہ رہی۔

(۳) آخر مین مرزا صاحب کی دعا یہ ہے۔

اے میرے بھیجنے والے مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ
مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین مفسد و کذاب ہے اسکو صادق کے
زندگی ہی مین دنیا سے اُٹھا لے۔ یہ دعا بعینہ ایسی ہے جیسے کوئی بیوہ عورت اپنے کسی حریف مخالف سے
عاجز و تنگ ہو کر کوسنے لگتی ہے کبھی اپنے آپکو کبھی اپنے مخالف کو اسی طرح جس طرح مرزا صاحب کہہ رہے ہین

کیونکہ تمام خط دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی مستعدی سے اپنا فرض ادا کیا ہے اور مرزا صاحب نے نہایت تنگ آکر یہ خط لکھا ہے اور پریشانی کی حالت میں یہ دعا کی ہے مگر نہایت عاجزی اور الحاح سے دعا مانگی ہے اور خدا تعالی ہر مضطر کی دعا کو قبول فرماتا ہے اسی غیرت نے اسکی شان رحیمی نے جلد اُسکا فیصلہ کر دیا اور مخلوق پر روشن ہو گیا کہ مرزا غلام احمد جھوٹے اور مولوی ثناء اللہ سچے ہین و للہ الحمد (حق کے جان نثارون کو مژدہ ہو) اب فرمایئے کہ ان باتون کا کوئی جواب ہو سکتا ہے کیا ایسے صریح اور بدیہی اقرار کو دیکھکر کوئی طالب حق مرزا صاحب کو سچا اور مہدی خیال کر سکتا ہے ہرگز نہین الحاصل اس مختصر تقریر سے روز روشن کی طرح حق بات ظاہر ہو گئی اور ہادیان امت کا اسی قدر فرض ہے مگر حیرت اور سخت حیرت ہے کہ اُن کے ماننے والے اب بھی متنبہ نہین ہوتے اور شیطانی فریب سے علٰحدہ نہین ہو جاتے ذرا خدا سے ڈرین عنقریب اس ناحق کوشی کا نتیجہ دیکھ لینگے اور سخت پشیمان ہون گے مسلمانون اسے غور سے دیکھو اور مکرر دیکھو اور دلمین انصاف کرو۔

دوسرے اشتہار مین مرزا صاحب کے دو خط چھپے ہین جن مین اُس قصہ کا ذکر ہے جسے انھون نے اپنی صداقت کا عظیم الشان[1] نشان قرار دیا ہے اُسکا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے قرابت مندون مین ایک ناکتخدا لڑکی سے نکاح کرنا چاہا اُسکے والدین نے انکار کیا اب نہین معلوم کہ اُن کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ جھوٹی نبوت کا دعوی کرتے ہین تمام علما نے ان پر کفر کا فتوی دیدیا ہے انھین بیٹی دینا جائز نہین ہے اس پر انھون نے یہ الہام شائع کیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ تیری جوانی پھر لوٹ آئیگی یعنی مرزا صاحب پھر جوان ہون گے کوئی شخص انھین بیٹی دینے مین اس وجہ سے انکار نکرے کہ بوڑھے ہو گئے ہین۔ پھر مرزا صاحب نے مختلف اوقات مین بڑے زور و شور سے یہ الہام شائع کرنا شروع کیا کہ وہ لڑکی میرے نکاح مین ضرور آئیگی۔ جب اُس کا نکاح دوسری جگہ ہو گیا تو پھر مرزا صاحب نے یہ پیشین گوئی کی کہ اس کا خاوند اڑھائی سال تک مرجائیگا اور تمام موانع کے دور ہونے کے بعد اللہ تعالے اُس لڑکی کو میرے نکاح[2] مین لائیگا۔ یہ پیشین گوئیان یعنی

---

[1] شہادت القرآن مرزا صاحب صفحہ ۸۰ ملاحظہ ہو ۱۲

[2] انجام آتھم صفحہ ۲۱۹ ملاحظہ ہو ۱۲

اس کے خاوند کا مر جانا اور بیوہ ہونے کے بعد اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح مین آنا۔ مرزا صاحب نے اس زور و شور سے شایع کین کہ ان کے وقوع مین آنے کو اپنے سچائی کی کسوٹی ٹھرایا۔ چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ مین اس پیشین گوئی کی نسبت لکھتے ہین کہ اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشین گوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ اور صفحہ ۲۲۳ مین قسم کھا کر لکھتے ہین کہ میرا یہ کہنا سچ ہے اور مین اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کو اپنے سچے یا جھوٹے ہونیکا معیار قرار دیتا ہون یعنی اگر یہ پیشین گوئی وقوع مین نہ آئے تو مین سچا نہین بلکہ جھوٹا ہون۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے نکاح کو پندرہ بیس برس ہوگئے اور دس بارہ اولاد بھی اُسکے ہوئے اور اُس کا خاوند ابتک زندہ موجود ہے اور مرزا صاحب تین برس ہوئے کہ غم مفارقت لیکر دنیا سے تشریف لے گئے۔ نہ جوانی لوٹ کر آئی۔ نہ جوان محبوبہ ہاتھ آئی۔ افسوس یہ دو پیشین گوئیان تھین اور دونون ایسی تھین جن کو علیحدہ علیحدہ اُنھون نے اپنی صداقت کا نشان ٹھرایا تھا لہذا جب ان کا ظہور کسی طرح نہوا تو اُن کے قول کے بموجب اُنکے جھوٹے ہونیکے دو نشان عظیم الشان ہوئے اور تیسرا نشان اُن کی جوانی کا نہ لوٹنا ہوا۔ اب اگر کوئی ایسی صاف اور صریح علامتون کو بھی انصاف سے نہ دیکھے اور اُنھین مسیح موعود سمجھے تو بجز اسکے کہ مسلمان اُس کی ہدایت کے لئے دعا کرین۔ (وہ نہایت ہلاکت عظیم مین پڑ گیا ہے) اور کیا ہو سکتا ہے۔ جس قصہ کا خلاصہ مین نے ذکر کیا ہے اُس کی تفصیل۔ الہامات مرزا اور افادۃ الافہام مین مذکور ہے اہل اسلام ان کتابون کو ضرور دیکھین۔ دوسری کتاب دو جلدون مین ہے۔ مونگیر مین مل سکتی ہے اُس مین نہایت تفصیل و تہذیب سے مرزا صاحب کے مذہب کا فوٹو کھینچا ہے قابل دید کتاب ہے۔

العارض

محمد یعقوب مونگیری

# آئینۂ قادیانی

جسمیں مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی بانی مذہب
جدید کے چند اقوال دکھا کر اُنکی سچی حالت ظاہر کی گئی ہی

مرتبۂ جناب داروغہ حاجی سید محمد عبدالرحمن صاحب جمالپوری

حسب ایمای انجمن معین الاسلام مونگیر

احقر العبید راجی رحمت ربہ رشید محمد عبد المجید غفرلہ اللہ الحمید کے اہتمام سے

مطبع مجیدی کانپور میں چھپا

## بزرگان اسلام کی خدمت مین ضروری التماس

نحمدہ اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

**معززین اسلام و برگزیدگان قوم** - مجھے کبھی بحث مباحثہ کا شوق نہین ہوا
اسلامی فرقون کے مناظرہ کو مین نے کبھی پسند نہین کیا مگر **مرزا قادیانی** کے اقوال و عقائد
اسطرح کے دیکھے جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ اسلام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہین مگر اسلام
کے پردہ مین - یعنی اپنے آپ کو کامل مسلمان اور اپنے وقت کا امام اور محدث بناکر
ہماری مقدس مذہب کی جو صورت سیّد المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم اور اُنکے جانشین
اور آل اطہار اور اصحاب کبار اور اولیاء عظام و علماء کرام نے بیان کی ہی اُسے غلط بتاکر
یہ کہتے ہین کہ **جو کچھ ہون مین ہون میرا کہنا ماننا موجب نجات ہوگی** - اب اسکی
وجہ خواہ اُنکی غلط فہمی ہو خواہ اُنکے الہامات و انکشافات ہین جنکی حالت یقینی طور سے شہادت
دیتی ہے کہ وہ شیطانی ہین - اُنکے چند اقوال و عقائد نقل کیے جاتے ہین اُنھین آپ
غور سے ملاحظہ کرین -

تمام اسلام کی برہمی (۱) قرآن مجید کے جو معنی ہم بیان کرین وہ صحیح ہین اور اگر اُسکے خلاف کسی صحابی یا تابعی وغیرہ نے بیان کیا ہو وہ غلط ہے۔

(۲) جو حدیث ہمارے الہام کے مطابق ہے اُسے ہم مانینگے اور جو اُسکے خلاف ہین اُنھین ردّی کی طرح پھینکدینگے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید و حدیث کا ذکر صرف مسلمانون کے دھوکا دینے کے لیے ہے دراصل دین و مذہب مرزاجی کا الہام ہے تمام بزرگان دین نے الہام کے صحیح ہونے کی یہ علامت بیان کی ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق ہو یہان برعکس ہے یعنی قرآن مجید کے معنے اور حدیث کی صحت الہام سے ہوتی ہے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث جو مسلمانون کا دین و ایمان ہے تو وہ بیکار ہو گیا جو مرزا صاحب کہین وہی دین ہے اسکی وجہ باربار یہ لکھتے ہین کہ مین مسیح ہون اور مسیح موعود کو حدیث مین حکم کہا ہے یعنے فیصلہ کرنیوالا اسلیے جو مین کہون اُسے مانو مگر مسلمان انسے یہ دریافت کرتے ہین کہ آپکو مسیح موعود کس نے مانا ہے جو آپ اپنے کو حکم سمجھ رہے ہین اور زبردستی فیصلہ کر رہے ہین مسیح ہونے کی جو دلیلین آپ نے بیان کی تھین وہ تو سب غلط نکلین آپ نے جن نشانات کو اپنی سچائی کا معیار بتایا تھا وہ سب جھوٹے ثابت ہو گئے۔ آپ کے اقوال آپ کے افعال آپ کی روش باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ آپ کو ہدایت و ارشاد سے کچھ واسطہ نہین ہے آپ کی تقریرین آپ کی تحریرین منہاج ہدایت و نبوت سے بالکل علیحدہ ہین

---

۵۱ یہ دونون قول اُنکے متعدد تحریرون مین ہین جماعت احمدیہ کا ہم کو امتحان کرنا ہے جب وہ کسی کے سامنے انکار کرینگے تو پورا پورا حوالہ دیا جائیگا۔

۵۲ اسکی وجہ یہی ہے کہ کشف و الہام مین شیطان کو بھی دخل ہو سکتا ہے اور اسکا معلوم ہونا نہایت دشوار ہے جو حدیثین علما نقادین کے نزدیک صحیح ہین اگرچہ اُسکا ثبوت ظنی ہو مگر ایسے الہامات سے تو انھین ہر طرح فوقیت ہے اُنکے خلاف الہام کوئی چیز نہین۔

بے انتہا تعلی اور نفسانیت سے آپ کے رسالے اور اشتہارات بھرے ہین جنھین اسکی تصدیق منظور ہو وہ **افادۃ الافہام - الذکر الحکیم عصائے موسیٰ چودھوین صدی کا مسیح** انصاف سے دیکھین

**انبیا کی توہین** (۳) مرزا صاحب کہتے ہین - اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم ؎ یعنی مین ہون کہ بشارتون کے بموجب آیا ہون عیسیٰ کا کیا رتبہ جو میرے منبر پر قدم رکھے یہ تعلی اور نبی اولو العزم کی تحقیر ملاحظہ ہو سید المرسلین خاتم النبیین نے کسی نبی کی ایسی تحقیر نہین کی بلکہ متعدد حدیثون مین ارشاد ہوا ہے کہ مجھے یونس بن متّٰی پر بھی فضیلت مت دو مصلحین اور انبیا کی یہ شان ہے - مرزا جی کا یہ بھی شعر ہے - ؎

| | |
|---|---|
| ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو | اُس سے بڑھکر غلام احمد ہے |

اس قسم کے اقوال حضرت مسیح کی توہین مین مرزا صاحب کے بہت ہین اُنکا رسالہ دافع البلا وغیرہ دیکھنا چاہیے -

(۴) بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کے فتح کی خبر دی اور وہ غلط نکلی - یعنی انبیا کی باتین بعض غلط بھی ہوتی ہین اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی کی بات پر سچائی کا یقین نہین ہوسکتا چونکہ مرزا جی کی بہت پیش گوئیان غلط ہوئین اُسکے جواب کے لیے یہ پیش بندی ہے -

**جناب محمد رسول اللہ صلعم کی توہین** (۵) مرزا جی کہتے ہین ؎ منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد ؎ یعنی مین موسی ہون

---

؎ مرزا کا رسالہ دافع البلا صفحہ ۲۰ ملاحظہ ہو -

مین عیسیٰ ہون مین محمد مجتبےٰ ہون تمام انبیاؤن کا مرتبہ مجھے ملا ہے غرضکہ اسی قسم کے دعوے اور تعلّیون سے مرزا کے رسالے اور اشتہارات بھری ہین یا اُن مین مخالفین پر سبّ و شتم ہی ہدایت و ارشاد کی کوئی بات اتفاقیہ ضمناً آگئی ہے ورنہ نہین۔ اسوقت کے مناسب تہذیب نفس کا کوئی طریقہ مخلوق کو نہین بتایا جاتا چھوٹے سے لے کر بڑے تک جس مرزائی کو دیکھو جھگڑنے کو آمادہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے حیات ممات پر کچھ باتین اُنکو یاد ہین اور باہم اُن ہی کی مشق کیا کرتے ہین تہذیب نفس اور طلب حق سے کچھ بحث نہین ہی جو کتابین اُنکی اصلاح کے لیے لکھی گئی ہین اُنھین اُنھین مطلقاً نہین دیکھتے۔ جو حالت فرقۂ باطنیہ کی کتابون مین لکھی ہی اور حسن بن صباح اور اُسکے مریدین کا جو حال لکھا ہی اُسی طرح حال مرزا اور اُسکے مریدین کا ہے اُسنے فردوس برین بنایا تھا مرزا نے بہشتی مقبرہ بنایا ناظرین مطبع دلگداز سے حسن بن صباح کا حال منگا کر دیکھین[۱]۔

(۶) آنحضرت صلعم پر عیسیٰ ابن مریم اور دجّال اور یاجوج ماجوج اور دابّۃ الارض کی حقیقت منکشف نہ ہوئی تھی (ازالۃ الاوہام جلد دوم) یعنے مرزاجی پر انکی حقیقت منکشف ہوئی اور انکا علم اور کشف سید المرسلین صلعم کے علم سے بڑھ گیا (معاذ اللہ) اس قول مین مرزا کی تعلّی اور رسول اللہ صلعم کی توہین اہل اسلام ملاحظہ کرین۔

حضرات ناظرین خیال رکھین مین یہ نہین کہتا ہون کہ جناب رسول اللہ صلعم کی انھون نے کامل مدح نہین کی یا اپنے آپ کو حضور کا غلام نہین کہا مگر اپنی تعلّی مین یہ کلمات بھی اُنکے ہین اب ایسے بھاری اختلاف کی کیا وجہ ہی میری خیال مین اسکی دو ہی وجہ ہوسکتی ہین غالب

[۱] فردوس برین ایک تاریخی ناول مطبع دلگداز مین چھپا ہے ملاحظہ کے قابل ہی۔

وجہ یہ ہی کہ اُنکے دماغ مین خودی اور عُلو اسقدر سما گیا ہی جسکی انتہا نہین وہ نبُوت سے گذرکر مرتبہ خدائی تک پہونچنا چاہتے ہین اسلیے وہ کسی مقام پر دبی زبان سے اپنا علو بیان کرتے ہین حضور علیہ السلام کی تعریف زور شور سے اسلیے ہی کہ جسقدر لوگ اُنپر ایمان لائے ہین وہ سب امت محمدی ہین کوئی عیسائی یا آریہ یا ہندو اُنپر ایمان نہین لایا اور آیندہ بھی مسلمانون ہی کے ایمان لانے کی امید ہوگی اب اگر حضور علیہ السلام کی مدح نہ ہوتی تو کون اُنکے دام مین آتا۔

## اہل بیت اطہار اور اولیاء کرام اور علماء عظام کی تحقیر

(۷) تمام اولیاء امت اور علماء ورثۃ الانبیاء کی نسبت اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ مین مرزا جی کہتے ہین)۔ پہلے[۵۱] جتنے گذر گئے اُنکا پانی میلا اور مکدّر ہو گیا اور ہمارا پانی آخر زمانے تک مکدر نہین ہوگا۔ جس عربی شعر کا یہ ترجمہ ہی وہ ایسا عام ہی کہ تمام انبیا اور اولیا کو شامل ہی۔ یعنے ہم سے پہلے جتنے انبیاء کرام گذرے اُنکا پانی مکدر ہو گیا اُنکی شریعت میلی ہو گئی عمل کرنے کے لائق نہ رہی مرزا صاحب جو شریعت بیان کرین وہ صاف ہی اور قیامت تک صاف رہیگی اور اولیاء کرام جن مین تمام صحابہ کبار اور آل اطہار داخل ہین سب ہی کی عظمت شان مرزا کے مقابلے مین جاتی رہی مرزا کی عظمت قیامت تک نہین جائے گی حاشیے پر اُنکا شعر لکھا ہی اہل علم اُسے ملاحظہ فرمائین ان تعلّیون کی کچھ انتہا ہی اسکے بعد خاص امام حسینؓ کی نسبت مرزا کے کلمات گستاخانہ اور بے ادبانہ جسکے اعادہ کرنے سے قلم کانپتا ہے اگرچہ نقل کفر کفر نباشد ملاحظہ ہون اُسکے عربی اشعار کا مطلب یہ ہی لوگ[۵۲] کہتے ہین کہ تم اپنے آپ کو امام حسن اور امام حسین پر فضیلت دیتے ہو مین کہتا ہون کہ

---

۵۱ تکدر ماء السابقین وعیننا ⁂ الی آخر الایام لا تتکدر

۵۲ وقالوا علی الحسنین فضّل نفسہ ⁂ اقول نعم واللّٰہ ربی سیظہر

اعجاز احمدی مؤلّفہ مرزا

ہان خدا کی قسم میرا خدا عنقریب ظاہر کردیگا۔

**خدا کی قسم حسین مین کوئی بزرگی مجھسے زیادہ نہین + بلکہ میرے پاس خدا کی شہادتین ہین جو حسین کے پاس نہین اسمین غور کرو کیا تو تمام دنیا سے اُس سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہی یعنے تیرا سمجھنا غلط ہے ای مبالغہ کرنے والے بھلا یہ تو بتلا کہ تجھے دینی فائدہ اُس سے**

یعنے حسین سے کیا پہونچا ہی۔ یعنی مسلمانون کے لیے حضرت امام حسینؑ کا وجود بیکار تھا مرزاجی سے دینی فائدہ پہونچ رہا ہے اسلیے وہ افضل ہین (نعوذ باللہ) مرزا صاحب کے نزدیک فائدہ جب پہونچتا کہ حضرت امام کمالات ولایت سے گذر کر نبوت کا دعوے کرتے اور بذریعۂ اشتہارات ورسائل اپنے نانا کی امت سے منواتے جسطرح مرزاجی نے کیا اُسوقت دینی فائدہ اُنسے پہونچتا قرب الٰہی اور فیضان ولایت جو ہزارون اور لاکھون امت محمدیہ کو آپ کی ذات بابرکات سے پہونچا اور مسلمانون کے دل صاف ہوکر آئینۂ خدانما ہوگئے اور سچی تہذیب سے مہذب ہوکر سچائی اور حقانیت کی صورت بنگئے یہ کچھ فائدہ نہین ہوا۔ کیونکہ مرزاجی اس فائدی سے آشنا ہی نہین۔ اور سنیے مرزا صاحب کہتے ہین۔ **مجھ مین اور تمھارے حسین مین بہت بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت مدد اور تائید مل رہی ہے۔**

| | | |
|---|---|---|
| ۵۱ | واللہ لیست فیہ منی زیادۃ | وعندی شہادات من اللہ فانظروا |
| ۵۲ | اتحسبہ اتقی الرجال وخیرہم | فما لکم من خیرۃ یا معتدی |
| ۵۳ | وشتان ما بینی وبین حسینکم | فانی اؤید کل آن وانصر |

اعجاز احمدی مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

اور حسینؓ کے دشت کربلا کو یاد کرو دکیہ وہان کس قدر مصیبت اُسے پہونچی) جسے تم خیال کرکے ابتک روتے ہو ہمین غور کرو ناظرین پہلے تو اسمین غور کرین کہ مرزا صاحب کہتے ہین کہ مجہ مین اور تمہارے حسین مین بڑا فرق ہے اس کلام سے معلوم ہوا کہ قرۃ العینین رسول الثقلین حضرت امام حسینؓ ہمارے ہین (الحمدللہ) اور مرزا کے نہین ہین یہان سے ہمارے اور اُنکے جو فرق ہے وہ ظاہر ہوگیا۔ جو عاشق رسول اللہ صلعم اور فنا فی الرسول ہین اُنکی زبان سے اُن کے قلم سے جگر گوشۂ رسولؐ اللہ کی نسبت ایسے کلمات گستاخانہ نہین نکل سکتے نبی الثقلین پر ایمان رکھتا ہو اور اُنکے قرۃ العینین کو اپنا نہ سمجھے بلکہ یون کہے کہ تمہارے حسین ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہان سے ہمارے اور اُنکے فرق ظاہر ہوگیا اب آپ ہی فیصلہ کرلین کہ مرزا صاحب کون ہین۔ اسکے بعد اُنکے کلام کا جواب سُنیے اگر ایسی ہی مدد ملنا افضلیت کا باعث ہوسکتا ہے تو اسوقت کے منکرین اسلام اور دہریے وغیرہ تمام مسلمانون پر اور خصوصاً مرزاجی پر اپنی افضلیت ثابت کرسکتے ہین۔ دیکھیے کس عیش وعشرت اور حکومت مین زندگی اُنکی لبسر ہوتی ہے مسلمانون کو یہ بات میسر نہین خصوصاً مرزاجی اور اُنکے مریدین کو اور زیادہ مناسبت تو مرزا صاحب کے حال سے فرعون کو ہے دیکھیے اس قسم کی مدد کئی سو برس تک اُسے ملتی رہی ہے بلکہ اس سے بہت

---

سلہ واما حسین فاذکروا دشت کربلا ۔ الی ھذہ الایام تبکون فانظروا

اعجاز احمدی مذکورہ

زیادہ کیونکہ اُسنے بادشاہی کی اور خدائی کا دعوے بھی کیا اور ماننے والون نے
اُسے مان بھی لیا اور بہتون نے مانا۔ مرزاجی کے پاس صرف قلیل جائداد تھی
اور مریدون کے طفیل سے قورمہ پلاؤ کھانے کو عنبر و مشک و زعفران
استعمال کو مل جاتا تھا۔ پھر اسمین اور بادشاہت مین بہت بڑا فرق ہے۔
اسی طرح مرزاجی کے ماننے والون نے تو مرزا کو امام اور نبی ہی مانا فرعون
کے ماننے والون نے اُسے خدا مان لیا پھر خدائی اور نبوت مین تو بہت ہی
عظیم الشان فرق ہے اسلیے فرعون کو مرزاجی پر بہت زیادہ فضیلت
ہوئی البتہ مرزاجی نے خدا منوانے کی تمہید شروع کر دی تھی چنانچہ
**کتاب البریہ مین لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین
خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون** اور الحکم مورخہ ۲۴ ر فروری
سنہ ۱۹۰۵ء مین انکا یہ الہام ہے انما امرك اذا اردت شیئًا
ان تقول لہ کن فیکون۔ یہ صفت خاص خداے تعالےٰ کی ہے
کہ جس چیز کا ارادہ کرے اُسکا وجود فقط اُسکے حکم سے ہو جائے اس الہام
سے معلوم ہوا کہ یہ صفت مرزاجی مین ہے یا اللہ تعالےٰ نے اُنھین یہ عنایت
کر دی ہو۔ غرضکہ خدائی کا کشف بھی اُنھین ہو چکا اور الہام بھی ہوا اور
پہلے سے یہ کہدیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث کے معنی اور صحت کا مدار میرے
کشف و الہام پر ہے پھر خدائی کا ثبوت کیا دشوار ہے مگر دیر آید درست آید کا
مضمون پیش نظر رہا اور مریدین کے استقامت کا امتحان بھی درپیش ہوگا
اسلیے خدائی کا صریح دعوے ملتوی رہا اگر کچھ دنون عمر اور وفا کرتی تو یہ مرحلہ بھی

طے ہوجاتا۔ اس مین شبہہ نہین کہ مرزاجی نے بتدریج اپنے مراتب کو منوایا صرف ایک درجہ خدائی کا رہ گیا تھا کہ خود ہی خاک مین مل گئے مریدون کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُسے بھی قبول کرلیتے اور قرآن مجید وحدیث شریف سے اُسے ثابت کرنے کو موجود ہوجاتے خیر یہ تو ہوگیا اب اور سُنیے مرزاجی اپنے عیش وعشرت اور امن وعافیت سے رہنے کو خدا کی تائید اور مدد بتاکر حضرت امام حسینؓ کی مصیبت کو دکھاکر فخر کرنا چاہتے ہین اسکا جواب مین کیا دون واقف کار انبیا اور اولیا کی مصیبتون اور اُنکے دشمنون کی کامرانیون سے واقف ہین اور اب بھی منکرین اور مسلمین کی حالت معائنہ کررہے ہین غضب ہے کہ ان امور سے چشم پوشی کرکے قرۃ العینین رسول الثقلین کی مذمت ہورہی ہے اور اسلام کا دعوےٰ ہے اور اُنکے ماننے والے آنکھ بندکرکے اُنھین فنافی الرسول اور رسول مان رہے ہین (استغفر اللہ ونعوذ باللہ) حضرات اگر محبت اہل بیت نہین ہے تو ایمان ندارد امت محمدیہ اسکا یقین کرلین کہ معرکہ دشت کربلا عشق ومحبت کا ایک تماشا تھا اور حضرت قرۃ العینین رسول الثقلین کو سید الشہدا کا مرتبہ دینا تھا ایسے موقع پر عشاق کے زبان حال پر یہ شعر جاری ہوتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت | سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی |

قتیل الحب یہی حضرات ہین جنکی محبت کا امتحان عالم کے روبرو ہوگیا اور سارے زمین وآسمان نے اُسکی شہادت دیدی۔ اور تو رمہ پلاؤ کھاکر

اور مُشک اور زعفران کا استعمال کرتے ہوے اپنے کو قتیل الحب کہنا محض جھوٹا دعوے کرنا اور نادانون کو دھوکا دینا ہے ۔

مسلمانو حضرت امام ممدوحؓ کی نسبت جو گستاخی اور تحقیر کی گئی وہ صرف حضرت امام تک محدود نہین رہتی اگر غور کروگے تو معلوم کروگے کہ اس کا بہت بڑا اثر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور مذہب مقدس اسلام پر پڑتا ہے اسلیے کہ مخالفین اسلام جب مرزاجی کے ان اقوال کو دیکھتے ہونگے تو ضرور کہتے ہونگے کہ تمام دنیا کے مسلمان جنھین دینی امام بڑے زور شور سے مان رہے ہین اُنسے افضل اور بہتر مرزا غلام احمد ہین لاکھون مسلمان اسے مان چکے ہین اور مرزاجی کیسے ہین اور اُنکی کیا حالت ہے اسکا پتہ اُنکے خاص مرید ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن اور اُنکے مخصوص رفیق ممدوح منشی الٰہی بخش صاحب کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے جسے خواص و عوام دیکھ رہے ہین اور ہر طرف سے مرزاجی پر نہایت نفرت سے نظر پڑ رہی ہے اسی پر امام صاحب کے حال کو قیاس کرنا چاہیے یہ خیال کرکے مخالفین کو اس کہنے کا موقع ضرور ہے کہ جب مسلمانون نے ایسی ناپاک حالت والے شخص کو نبی مان لیا اور حسین کو دینی امام مان لیا جو مرزا سے بھی کم مرتبہ ہین تو اُنکے مذہب کی حالت معلوم ہوئی ۔

اسوقت مین اسی مختصر تقریر پر اکتفا کرتا ہون اور حق کے طالبون سے بہ منت کہتا ہون کہ غور سے ملاحظہ کرین آیندہ مرزاجی کے عقائد تفصیل سے لکھے جائینگے انشاءاللہ تعالےٰ آخر مین مجھے اسکی اطلاع دینی بھی ضرور ہے کہ مرزا صاحب کے

اقوال مین بہت اختلاف ہی مثلاً کہین نبوت کے دعوے سے انکار ہے اور کسی مقام پر بڑے زور شور سے دعوی ہورہا ہے یہ بھی سُنا گیا ہی کہ حضرات امامین کی تعریف مین کوئی اشتہار چھپوا رکھا ہے جہان اُسکی ضرورت دیکھتے ہین اُسے پیش کردیتے ہین یا چونکہ یہ زمانہ پولیٹکل چالون کا ہے اُسکا برتاؤ مرزاجی اور اُنکے پیرو جلب منفعت کے لیے کرتے ہین تاکہ سادہ لوحون کو ہر پہلو سے گمراہ کرسکین واللہ اعلم۔

اسوقت مسلمانون کو عموماً اور اہل علم کو خصوصاً نہایت ضرور ہے کہ جن کتابون کا حوالہ اس تحریر مین دیا گیا اور جنکے نام رسالہ اظہار حق کے آخر مین لکھے ہین اُنھین ضرور دیکھین اور جب کسی بات مین شک ہو توکسی ایسے ذی علم سے دریافت کرین جو مرزا صاحب اور اُنکی تصانیف سے واقف ہو جیسے مولانا سید مرتضےٰ حسن صاحب چاندپوری اور مولانا عبدالوہاب صاحب بہاری اور مونگیر مین مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب نائب سکریٹری انجمن معین الاسلام سے دریافت کرین اور کسی مرزائی کے بہکانے مین نہ آئین واللہ الموفق والمعین۔

المشتہر

محمد عبدالرحمن عفی عنہ



**تمام شد**

ماہ شعبان ۱۳۲۹ھ مطابق ماہ اگست ۱۹۱۱ء کو مطبع مجیدی سے طبع ہوکر شائع ہوا

اعلان ۔ جن صاحب کو یہ رسالہ مطلوب ہو (۱/) کا ٹکٹ بھیجکر مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب نائب سکریٹری انجمن معین الاسلام مونگیر سے طلب کرین
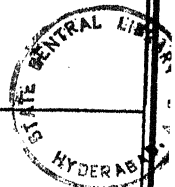
# فیصلہ آسمانی

## درباب مسیح قادیانی

# بدیہی صداقت کا اظہار اور ہزار روپیہ کا اشتہار
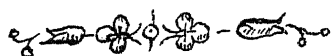
اس فتنہ کے زمانہ میں مذہبی جھگڑے بہت کچھ ہو رہے ہیں انمیں بڑا جھگڑا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی ذات سے ہوا جسکی وجہ سے ایک گروہ جماعت اسلام سے علیحدہ ہو کر ھل من مناظر کا آوازہ بلند کرنے لگا اُن کے جواب میں بعض اہل علموں نے رسالے لکھے اور خوب لکھے مگر یہ رسالہ جسکا نام عنوان پر لکھا گیا ہے بلحاظ شائستگی تحریر اور عمدگی دلائل کے سرچشمہ ہدایت اور قادیانی جھگڑے کے لئے **آسمانی فیصلہ** ہے جماعت احمدیہ کے بعض نیک طبع حضرات نے اُسے نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور بہت سے متردد حضرات کو اس رسالہ سے کامل تسلی ہو گئی اور یکسو ہو کر امر حق کے پابند ہو گئے۔ میری دلی خیر خواہی کی یہ آرزو ہے کہ جماعت احمدیہ کے اور حضرات بھی ادھر متوجہ ہوں۔ مگر یہ مجھے اُمید نہیں کہ اسقدر میرے کہنے سے اُنہیں توجہ ہو اسلئے میں نہایت استحکام اور پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ اس مختصر رسالہ میں حقانیت کو ایسے روشن طریقہ سے دکھایا ہے کہ کوئی طالب حق

اُس سے روگردانی نہین کرسکتا مگر طبیعتین مختلف ہین بعض حضرات دیکھتے ہی نہیں اسلیئے اُنسے بمنت کہتا ہون کہ خدا کے لئے آپ اُسے ملاحظہ کریں اور اگر دیکھنے کے بعد بھی آپکا انصاف یہ کہے کہ اسمین اظہار حق نہین کیا گیا تو آپ مہذبانہ طور سے اُسکا جواب دین تو مین **ایک ہزار روپیہ** آپ کو پیش کرونگا ان شرائط کے ساتھ۔

**پہلی شرط**۔ رسالے کی اصل باتوں کا جواب ہو جنکی تشریح مین کرونگا۔

**دوسری شرط** حکیم نورالدین صاحب خود جواب دین یا کوئی دوسرا جواب دے مگر حکیم صاحب اُسپر لکھدین کہ جو کچھ اسمین لکھا ہے وہ صحیح ہے اور فیصلہ آسمانی کا پورا جواب ہے۔

**تیسری شرط** حضرت مولف رسالہ فیصلہ آسمانی اُسے دیکھکر مختصر ریمارک کردین۔

**چوتھی شرط**۔ طرفین سے تین یا پانچ حکم مقرر کیئے جائیں وہ ان تینوں تحریرون کو دیکھکر فیصلہ کردین کہ یہ جواب ٹھیک ہے۔ اس رسالہ مین **اصل مقصد دو باتونکا دکھانا ہے** ایک یہ کہ مرزا صاحب اپنے نہایت مستحکم اور بار بار کے اقرار سے کاذب ثابت ہوتے ہیں پھر ایسے اقرار کے بعد اُن کو سچا ماننے کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی المرء یوخذ باقرارہ نہایت مشہور اور سچا مقولہ ہے۔ اس اقرار کی بنیاد ویسا ہی یقینی الہام ہے جیسا اُنکے اصل دعوے کا الہام یعنی یہ کہ میں مثیل مسیح یا مسیح موعود ہوں اُنکے بیان سے ان دونون الہامون مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا ہے اس مقصد کا ذکر صفحہ ۱۱-۱۴ میں ہے جسمین اُنہون نے اپنے آپکو کاذب اور بد سے بدتر کہا ہے۔ اب کیا وجہ ہے کہ جسے سچا ملہم مان چکے اُسکے ایک الہام پر تو ایمان ہے اور دوسرا الہام جو اُسی مرتبہ کا ہے اُسپر کچھ توجہ نہین ہے اگر ملہم کی غلطی اور نافہمی کا خیال ہے تو دونوں الہام برابر ہین پھر ایک کو یقینی صحیح اور دوسرے یقینی غلط کہدینا بجز کمال نادانی بلکہ بیدینی کے اور کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ اس مقصد کے ضمن مین **دو باتین** اور بیان کی ہین (۱) پیشینگوئی کا سچا ہوجانا ثبوت اور برگزیدہ خدا ہونیکی دلیل نہیں ہے اگرچہ دس ہزار پیشینگوئی کسیکی سچی ہوجائین۔ کیونکہ رمل جاننے والے۔ نجوم جاننے والے پیشینگوئیاں کیا کرتے ہیں اور مطابق ان کے کہنے کے اکثر ہوجاتا ہے

اسلیئے صداقت کا معیار پشینگوئی نہین ہوسکتی ۔ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار پشینگوئیونکو قرار دیا ہے اس بیان سے اُنکے معیار صداقت کا غلط ہونا اظہر من الشمس ہوتا ہی (۲) اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے اور اسکی ایک پشینگوئی بھی غلط ہو جائے تو توریت کی رو سے وہ مُدعی جھوٹا ہے اسکا بیان صفحہ ۱۷۲ مین ہے ۔ مرزا صاحب کی بہت پشینگوئیاں اور خداوندی وعدے غلط ثابت ہوئے خصوصًا وہ جسے اُنہوں نے نہایت ہی عظیم الشان قرار دیا تھا اور خدا کا سچا وعدہ کہا تھا اسکا حاصل یہ ہوا کہ توریت مرزا صاحب کے کاذب ہونے پر شہادت دیتی ہی اور جس طرح پہلی بات مین اُنکے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا ثابت ہوا تھا ایسا ہی توریت اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوا ۔ پہلے حصہ مین متعدد آیات سے ثابت کیا ہی کہ خدائے تعالیٰ وعدہ خلافی نہین کرتا خصوصًا اپنے رسول سے ۔ اور جب مرزا صاحب کے بیان سے خدائے تعالیٰ کی خلاف وعدگی ثابت ہوئی تو آیات قرآنیہ سے ظاہر ہوگیا کہ مرزا صاحب خدا کے رسول نہیں ہیں ۔

**دوسری بات یہ ہے** کہ مرزا صاحب نے اپنی سچائی کی یہ دلیل پیش کی ہی کہ مین دعوی کرکے بیس برس سے زیادہ کامیاب اور فائز المرام رہا اور مفتری اور جھوٹا ملہم کامیاب نہین ہوتا بلکہ ذلت کی موت سے جلد ہلاک ہوجاتا ہے اسکا غلط ہونا قرآن مجید سے حدیث سے گزشتہ واقعات اور حالات موجودہ سے ثابت کیا ہی اور اسکے ضمن مین **دو بھاری غلطیان مرزا صاحب کی ظاہر کی ہین** (۱) یہ کہ بار بار اُنہوں نے دعوی کیا ہے کہ توریت اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہی کہ مفتری اور جھوٹا ملہم جلد ہلاک کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ ان مقدس کتابون مین اسکا ثبوت نہین ہی بلکہ انمین نہایت مصرح ہی کہ جھوٹوں کو بہت مہلت دیجاتی ہی اور نیکونکو تکلیف دیجاتی ہی اور انبیاء قتل کئے گئے ہیں (صفحہ ۲۷۵۶ ملاحظہ ہو) اسوقت منشی الہ بخش امرتسر کا اشتہار میرے سامنے ہی اُنہوں نے مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ مین قرآن مجید کی چار آیتین اس مضمون کی نقل کی ہیں کہ جھوٹوں کو اور گمراہوں کو خدا کی طرف سے مہلت دیجاتی ہے غرضکہ مرزا صاحب کے ماننے والوں نے بھی مرزا صاحب کے اس کذب پر تحریری شہادت دیدی ہے ✦

(۲) یہ کہ قطع وتین کا ذکر مرزا صاحب نے اپنے دعوے کی صداقت مین بہت زور سے پیش کیا ہی اس بحث کا بہی اس رسالہ مین خاتمہ کر دیا ہے اور اسقدر غلطیاں مرزا صاحب کی دکھائی ہیں کہ حیرت ہو جاتی ہے۔ جسکے علم اور قرآن دانی کا اسقدر شہرہ ہو وہ اسقدر ناواقف ثابت ہو صفحہ ۷، ۵، ۶۶، ۲۷ ملاحظہ ہو۔ اب منصفون کیخدمت مین التماس ہے کہ وہ ان باتوں کے جواب کا کامل طور سے خیال رکھیں جو مین نے رسالہ کا اصل مقصد بیان کیا ہے۔

## عرض کنندہ خیر خواہ مسلمانان

## ابراہیم حسین خان رتن پوری دربھنگوی



اس رسالہ کا دوسرا حصہ مقامات ذیل سے بقیمت چہار آنہ مل سکتا ہی۔

(۱) مولوی ابوالحسن صاحب مونگیر۔ محلہ مخصوص پور۔

(۲) حافظ مولوی ظہور احمد صاحب و حافظ مولوی عبد المغنی صاحب مدرس مدرسہ صالحیہ ٹو رجیت پور روڈ نمبر ۱۰۸۔ کلکتہ۔

(۳) مولوی عبد الوارث خان صاحب حیدرآباد دکن۔ محلہ مغلپورہ چراہا گڑی کاری گوڑا۔

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی مین سیّد محفوظ علی پرنٹر کے اہتمام سے چہپا